NATIONAL MUSLIM ...
کتب خانہ جامعہ سلفیہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ... یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ...

اہلحدیث

اخبار اہلحدیث امرتسر — قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ... کتاب اللہ و سنتی — اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کٹڑہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداروں سے " ...
عام خریداران سے " ...
" " ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے

(۱۶۵۱)

امرتسر ۴ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۳ جون ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (اظہار حقیقت) - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
صلوٰۃ المؤمنین - - - - ص۳
مرزا صاحب کی اسلامی خدمات - - ص۳
التعاون علی البر - - - - ص۴
جماعت اہل حدیث۔ جہاد اور سیاست - ص۴
تعاقب بر فتنۂ ... - - - ص۵
نبی علیہ السلام محمد من اللہ نہیں - - ص۵
[illegible] - - ص۶
[illegible] - - ص۶
[illegible] مسدس - ص۷
[illegible] - - ص۸
[illegible] اشتہارات - - ص۲۰

اظہار حقیقت

(از قلم محمد الرزاق صاحب سعید بن عمر از بمبئی)

محمد مصطفیٰ کی امتی کو کیوں ستایا ہے — زمیں کو زلزلہ ہے آسماں چکر میں آیا ہے
یہ کیا سوجھی ہے کیوں تکفیر اہل قبلہ کرتے ہیں — تشدد کس قدر کتنا تعصب دل پہ چھایا ہے
اخیر شب وہ ذکر اللہ کے نغمے کہاں باقی — چراغاں میں غزل پڑھنا انہیں تادیر بھایا ہے
مسلماں، رہ گیا کیا تو فقط آنسو بہانے کو؟ — تری تیغوں نے اے سرو جہاں خوں بہایا ہے
غبار شرک و بدعت اور یہ آئینۂ ملت — گہن ہے چاند کو کانٹوں نے گلشن کو چھپایا ہے
کوئی گستاخیاں دیکھے یہ استہزاء دیں دیکھے — دمکتے ہیں رسول حق تری محفل میں آیا ہے

سعید اہل سنن ہیں محترم وہ الگ ہوتے ہیں
[illegible] کا شغل جس کو دل سے بھایا ہے

انتخاب الاخبار

(۱۹-۶-۳۹)

امرتسر شہر میں ۱۱ تا ۱۵ جون ۹۹ بچے پیدا ہوئے اور ۱۱۵ اموات ہوئیں۔

امرتسر کے خاکروبوں نے ہڑتال ختم کردی ہے۔ جو خاکروب یا ان کے لیڈر دوران ہڑتال میں گرفتار کئے گئے تھے۔ ان میں سے ۱۴ رہا کردئیے گئے ہیں۔ باقی بھی ضمانت پر رہا ہوجائینگے۔

مسٹر سوبھاش چندر بوس دورہ پنجاب کے سلسلہ میں امرتسر بھی چند گھنٹوں کے لئے ٹھہرے اور جلیانوالہ باغ میں تقریر کرکے لاہور چلے گئے۔

امرتسر کے مقامی ڈاک خانہ ہال بازار سے ایک تھیلہ گم ہوگیا۔ جس میں ایک ہزار روپیہ کا بیمہ اور ۲۹۰ روپیہ کے ٹکٹ تھے۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

بنارس میں فرقہ وارانہ کشیدگی کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی ہے

لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد کی وجہ سے ایک ماہ کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کیا گیا ہے۔

لاہور کی اطلاع ہے کہ پنجاب اسمبلی کے پاس کردہ بل سارجنٹ ایٹ آرمز کی گورنر جنرل ہند نے منظوری دیدی ہے۔

حضور نظام حیدرآباد دکن نے جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کے لئے ایک لاکھ روپیہ مرحمت فرمایا ہے۔

ضلع حصار میں پانچسال کے بعد گذشتہ ہفتے بارش ہوئی۔

کراچی کارپوریشن نے گھوڑدوڑ کے میدان میں پانی کی بہم رسانی بند کردی ہے۔ کیونکہ وہاں قماربازی اور مے نوشی ہوتی ہے۔

شیعوں کی طرف سے تبرا ایجی ٹیشن جاری ہے

شملہ۔ ریلوے بورڈ نے درمیانہ اور تیسرے درجہ کے مسافروں کو گرمی سے محفوظ رہنے کے لئے بعض آلات لگانے کے احکام جاری کئے ہیں۔ نیز تیسرے درجہ میں پنکھے لگانے کی تجویز زیرغور ہے۔

معلوم ہوا ہے آل انڈیا ریلوے بورڈ نے ہندوستان کی سات ریلوں کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے

جے پور کے مسلم مہاجرین نے تنگ آکر ستیہ گرہ جاری کردیا ہے۔ چنانچہ دو دستے گرفتار ہوچکے ہیں۔

قادیان ضلع گورداسپور میں احرار تبلیغی کانفرنس جو ۱۷-۱۸-۱۹ جون کو منعقد ہونی تھی بوجہ نفاذ دفعہ ۱۴۴ ملتوی کردی گئی ہے۔

آریوں کے جتھے ابھی تک حیدرآباد جارہے ہیں

استعفاء

مولوی یحییٰ ولد شاہ محمد شریف صاحب گھرباوی نے ہمیں بتایا ہے کہ شاہ صاحب موصوف تنظیمی جماعت کی امارت سے استعفاء دے کر علیحدہ ہوگئے۔

افسوس!

آخری اطلاع

جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ جون میں ختم ہے ان کو اہلحدیث ۲۶ مئی میں اطلاع دی گئی تھی۔ اگر ۲۹ جون تک بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی یا انکار کی اطلاع نہ ملی تو ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا **وی پی واپس نہ کریں** کیونکہ واپسی سے دفتر کو خواہ مخواہ نقصان کا زیربار ہونا پڑتا ہے۔ (منیجر)

شاہ زوغو سابق شاہ البانیہ کو انگلستان رہنے کی اجازت مل گئی ہے۔

سابق جمہوریہ چیکوسلواکیہ کے بھائی نے ایک بیان دیا ہے کہ نازی حکومت کے ماتحت چالیس پچاس ہزار کے درمیان چیک نظربند ہیں۔ جن کے ساتھ بدترین سلوک کیا جارہا ہے۔

لاہور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ آئندہ کسان مورچہ بجائے لاہور کے شملہ لگایا جائیگا۔

(بقیہ متفرقات)

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ ۶ ؎ - از ڈاکٹر برکت علی صاحب تو ار ہے۔ جملہ ؎۔ سابقہ بقیہ فنڈ ۱۵ ؍ بقایا ؎۔ از سائل ۹۵۳ محمد حسن لائلپوری ۴ ؍۔ ۹۵۶ شیر محمد فیروز پور تاتیاں ہے۔ ۹۵۸ ابراہیم چک نمبر ۵۷ ؍ ہے۔ میزان ؎۔ ان کے نام اخبار جاری کردیا گیا۔

بیس سائل باقی ہیں جن کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری ہونا ہے۔ خیر کثیر ایک یا ایک ہی اگر دست جود و سخا کو دراز کریں تو بہت جلد ان کے نام اخبار جاری ہوسکتا ہے

نئے داخلے ابھی بند ہیں لہٰذا تا اطلاع ثانی کوئی صاحب داخلہ غریب فنڈ ارسال نہ کریں۔ ورنہ منی آرڈر واپس کیا جائیگا۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

مکرر اطلاع سابقہ پرچہ میں عبدالکریم صاحب ٹیچر بی۔ ایم۔ بی سکول اودے گیری ضلع نلور کی بابت دفتر اہلحدیث کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا۔ اب مکرر اطلاع دی جاتی ہے کہ دفتر ہذا ان کے معاملہ کا بالکل ذمہ دار نہیں۔ موصوف چونکہ فوت ہوچکے ہیں۔ اسلئے براہ راست ان کے ورثاء سے خط و کتابت کی جائے۔

مضامین آمدہ مولوی عبدالرحیم صاحب بیخود نظم عید محمد سلیمان صاحب۔ مولوی عبدالغفار صاحب حسن پوری ابوالعرفان محمد عبدالرحمن صاحب۔ مولوی محمد یعقوب صاحب بھامڑی۔ مولوی محمد علی صاحب۔ منشی محمد عمر صاحب۔ عبدالصبور صاحب۔

غیر مقبولہ المیوں کا اتحاد۔ علمائے عام۔

معلوم ہوا ہے کہ ٹین سین میں جاپان اور برطانیہ کے تعلقات بہت خراب ہورہے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ برطانوی علاقہ میں ایک جاپانی افسر مارا گیا تھا۔ جاپانیوں نے انگریزوں سے چینی قاتلوں کا مطالبہ کیا۔ حکومت برطانیہ نے جواب دیدیا ہے۔ اس وجہ سے جاپانی حکومت نے ٹین سین کے اہم ناکوں پر قبضہ کرلیا ہے۔ ... علاقہ میں کوئی چیز نہیں جانے دیتی۔

ahmadmuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۴ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ

NATIONAL MUSLIM U... کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی DELHI

صلوٰۃ المؤمنین

بجواب

رسالہ "صلوٰۃ المرسلین"

(۸)

یہ سلسلہ مضمون ۵ مئی سے شروع ہوا ہے۔ گزشتہ پرچہ میں اذکار رکوع کا ذکر ہو چکا ہے۔ آج سجدہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ (مدیر)

مصنف نے اذکار سجدہ کے ثبوت میں چند آیات نقل کی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے:

اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۝

اس آیت سے مصنف نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ سجدہ میں گر کر اللہ تعالیٰ کی پاکی اور حمد بیان کریں۔ (ص ۵۹)

اصل حکم میں ہم بالکل متفق ہیں۔ ہم بھی سجدہ میں پڑھ کر ... کرتے ... بھی ... کہا کرتے ہیں۔

شکایات یا اظہار و الم | اہل قرآن کا یہ عقیدہ کہ قرآن ایک جامع کتاب ہے نہایت دل خوش کن اور ... ہے مگر ... کا طرز عمل ... تفسیر قرآن ... اور ... یقین ہوتا ہے کہ یہ لوگ قرآن مجید کو جامع کتاب ... اپنا تبوع نہیں ... بلکہ اپنی رائے کے تابع کرتے ہیں۔ بعض جماعت اور ان کے باہمی اختلاف کی حد فاصل یہی ہے۔

حکایت | یہ ایک بہت پرانی حکایت ہے کہ کسی مولوی نے گیارھویں دینے والے سے کہا کہ تمہارے اس کام کا ثبوت قرآن مجید میں نہیں ہے وہ بولا کہ یقیناً ہے۔ جب سائل نے پوچھا کہاں ہے تو کہنے لگا کہ وَالْفَجْرِ وَلَیَالٍ عَشْرٍ الایہ میں دس راتوں اور ایک فجر کا ذکر ہے اس میں اشارہ ہے کہ دس راتیں گزار کر گیارھویں کی فجر کو گیارھویں دیا کرو۔

آج تک تو ہمارا یہی گمان تھا کہ اہل بدعت اپنی مروجہ بدعات کے ثبوت میں قرآن کو اسی طرح پیش کرتے ہیں مگر یا وہ اس کو کلام الرحمان جاننے کی بجائے معمہ بیان سمجھتے ہیں مگر اہل قرآن کی تحریریں دیکھنے سے یہی گمان ہی نہیں بلکہ یقین ہو گیا کہ یہ لوگ قرآن سے تمسک کرتے ہیں۔ آج ہم بادل ناخواستہ اپنے درد دل کا اظہار کرتے ہیں۔ آیت موضوعہ کا صحیح و لفظی ترجمہ یہ ہے کہ سوائے اس کے نہیں کہ ہماری آیتوں پر ایمان وہی لوگ لاتے ہیں جن کو جب ان آیات کے ساتھ نصیحت کی جاتی ہے تو وہ خدا کے حضور ... مستعد ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے رب کی ... کے ساتھ ... تکبر نہیں کرتے ہیں۔

اس آیت کا جو ترجمہ ہم نے کیا ہے اس کا ثبوت ملاحظہ ہو:

کسی مسجد یا مجلس میں کوئی صاحب آیات کلام اللہ پڑھ کر حاضرین کو نصیحت کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اِذَا ذُکِّرُوْا کے ماتحت آتے ہیں یہ لوگ سجدہ کیونکر کریں؟ یا لاہور کی انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں کوئی مولوی ہزاروں آدمیوں کے مجمع میں آیات کلام اللہ پڑھ کر وعظ کہتے ہیں۔ یہ سامعین بھی اِذَا ذُکِّرُوْا کے ماتحت آتے ہیں۔ یہ لوگ سجدہ کریں تو کیونکر؟ یا چند آدمی بازار میں چلے جا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب آیات کلام اللہ سے نصیحت کی کچھ باتیں ان کو سناتے جاتے ہیں۔ یہ لوگ بھی آیہ اِذَا ذُکِّرُوْا کے ماتحت آتے ہیں۔ یا مثلاً کسی دعوت کی مجلس میں کھانا آگے رکھا ہے۔ ان میں سے کوئی پڑھا لکھا آدمی کہتا ہے کہ بھائی بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھاؤ اور کھا کر اللہ کی تعریف کیا کرو اور دلیل میں آیات فَکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ ×× کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّاشْکُرُوْا لِلّٰهِ ۝ پیش کرتا ہے۔ یہ لوگ بھی آیت موصوفہ کے ماتحت ہیں۔ کسی شخص کو رخصت کرنے کو چند آدمی سواری کے قریب کھڑے ہیں۔ ایک صاحب علم ہدایت کرتا ہے کہ سواری پر چڑھتے ہوئے آیت سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا پڑھنی چاہئے۔ یہ لوگ بھی اس آیت میں داخل ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس ریل گاڑی، موٹر اور ہوائی جہاز وغیرہ میں بیٹھے ہوئے کلام اللہ سنتے ہیں وہ بھی آیت مذکورہ کے تحت بقول آپ کے سجدہ کرنے پر مامور ہیں۔ بتائیے ان لوگوں کا سجدہ کیسے ہوگا؟

(۱) ان سب واقعات کو ملحوظ رکھ کر ہم نے سجدہ کے معنی کئے ہیں۔ خدا کی اطاعت کے لئے مستعد ہو جانا۔ یہ صحیح ہیں اور قرآن مجید میں ایسے سجدے کا ثبوت ملتا ہے جو اطاعت و انقیاد کے معنی میں ہے۔ غور سے پڑھو آیہ کریمہ وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (پ ۱۳)

ناظرین! | اب آیت زیر بحث کا وہ ترجمہ سنئے

اہل قرآن سے کہا تھے ہوئے اس کے جیں کہ اخبار مختصر کرتے ہیں ساتھ آیات پڑھنی کے وہ شخص کہ جس وقت میں ذکر میں صلوٰۃ اور دل بات ساتھ آیات پڑھنی کے وہ گر جائیں سجدہ میں اور پاکی بیان کریں ساتھ حمد رب اپنے کے اور وہ غرور نہ کریں (صلوٰۃ)

کیا ہی لطیف ترجمہ ہے۔ ذُکِّرُوْا کے معنی کئے ہیں "صلوٰۃ اداکی جائے۔" (بہت خوب) پھر اس آیت کے کیا معنی ہونگے وَاِذَا ذُکِّرُوْا لَا یَذْکُرُوْنَ اور ساتھ ہی اسکے کیا معنی ہونگے ذَکِّرْهُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰهِ اور آیت کریمہ فَذَکِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَکِّرٌ کے معنی بھی بتائیے۔ مہربانی کر کے ان سب آیات کو نماز کے ساتھ لگا کر دیکھئے کہ قرآن کی پوری تحریف ہوتی ہے یا نہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ مؤمنین کی دو آنکھیں ہوتی ہیں ایک قرآن۔ دوسری حدیث۔ حدیث چھوڑ کر تو ان لوگوں نے ایک آنکھ بند کر ہی لی تھی، قرآن مجید کی تفسیر الٹی پلٹی کر کے قرآن کی آنکھ میں بھی گرم سلائی پھیر رہے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ ان کا انجام فَجَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ تک پہنچ جائے۔

مختصر یہ ہے کہ اس سرخی کے ماتحت مصنف نے جتنی آیات نقل کی ہیں ان سے ان کا مدعا ثابت نہیں ہوتا مگر اصل مقصد (کہ سجدہ میں گر کر اللہ تعالیٰ کی پاکی اور حمد بیان کریں مث۵) سے ہم بھی متفق ہیں۔ ہاں فرق اتنا ہے کہ ہم النبی صلعم کی تعلیم کے ماتحت پڑھتے ہیں۔ اور یہ لوگ اپنے نفس کی رہنمائی سے ایسا کرتے ہیں ؏

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

اسی ذیل میں مصنف نے سجدہ میں تلاوت کرنے کے لئے چند آیات پیش کی ہیں:۔

سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ (پ ۱۵ ع ۱۲) رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا کَانَ غَرَامًا اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا (پ ۱۹ ع ۴) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا (پ ۱۹ ع ۴)

(صلوٰۃ المرسلین ص۶۵)

ناظرین! ان آیات کو نفس مضمون کے ساتھ کے دیکھنے کہ کسی جگہ بھی اس کا مطلب ہے کہ ان کو سجدہ نماز میں پڑھا جائے ہرگز نہیں بلکہ محض ان کے نفس کی ایجاد ہے۔ جس سے مقصود اس حدیث نبوی کی مخالفت کرنا ہے۔ جس میں ارشاد ہے کہ بحالت سجدہ نماز قرآن شریف نہ پڑھا کرو۔

علاوہ اس کے ہم پوچھتے ہیں کہ ان آیات کی بجائے کوئی شخص سورہ اخلاص پڑھے یا سورہ حشر کی آخری آیات یا آیت الکرسی پڑھے تو کون امر مانع ہے۔ یہ شریعت نہ ہوئی کوئی پنچایت ہوئی کہ جدھر چند آدمی ہو گئے وہی کام کر لیا صدق اللہ۔ اَمْ لَهُمْ شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا لَمْ یَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ

اذکار بعد الصلوٰۃ

اس سرخی کے ماتحت مصنف نے جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

نماز کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کا کچھ ذکر کرنا چاہئے۔ (ص۱۱)

ہمیں یہ بات مسلّم ہے بلکہ ہم یہ کام کرتے بھی ہیں مگر آپ نے اس دعوے پر جو آیات پیش کی ہیں وہ مثبت مدعا نہیں اس میں ہمیں اختلاف ہے۔

ناظرین کرام!! مصنف موصوف نے بعد صلوٰۃ اذکار بھی قرآن شریف سے بتائے ہیں جو انہی کے الفاظ میں نقل کئے جاتے ہیں۔ غور سے پڑھئے اور خدا لگتی بتائیے کہ ان آیات کو نماز سے کچھ بھی تعلق ہے یا یہ بھی وَالْفَجْرِ وَلَیَالٍ کی طرح لکھی گئی ہیں۔ بغور ملاحظہ کیجئے

رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ (پ ۱۸)
رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ (پ ۴) سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (پ ۲۳)
سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْکُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ ۷) (ص۱۱)

کیوں صاحب! اگر کوئی شخص ان آیات کی بجائے یہ آیت پڑھے:۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

یا عرفین کلام اللہ کو ملحوظ رکھ کر حضرت نوح کی یہ دعا پڑھے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا تو کونسی آیت اس کو منع کر سکتی ہے

خاتمہ رسالہ اہل قرآن کا اصل جواب تو ختم ہو گیا ہے میرا ارادہ ہے کہ اس مضمون کو رسالہ کی شکل میں چھاپ کر مفت شائع کیا جائے۔ اصحاب کرم میں سے کوئی ایک یا کئی ایک اس کار خیر میں مدد دیں تو ان کے واسطے موجب برکت ہوگا۔

اطلاع ضروری آئندہ پرچہ میں خاکسار تحریک کے متعلق ایک مفصل مضمون شائع ہوگا۔ ناظرین منتظر رہیں۔

دلیل القرآن

مولوی حبیب اللہ صاحب چکڑالوی کی کتاب صلوٰۃ القرآن کا جواب۔ اس میں اہل قرآن کے طریقہ نماز کا مدلل رد کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۳ ملنے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن

مرزا صاحب کی اسلامی خدمات

(کاش کچھ ہوں)

کسی منصب کے مدعی کسی محکمہ کے افسر یا فوجی جرنیل کی خدمات محمودہ وہی ہیں جو وہ اپنے الفاظ میں خود ظاہر کرے۔ صلیبی لڑائیوں میں یورپین افواج کا افسر رچرڈ شیر دل یہ کہہ کر گھر سے نکلا تھا کہ میں بیت المقدس کو فتح کئے بغیر واپس نہ آؤں گا۔ جب وہ اپنے مقصد میں ناکام رہا تو واپسی کے وقت بیت المقدس کی طرف ڈھال رکھ کر چلتا تھا اور کہتا تھا کہ میں مارے شرم کے اس کو دیکھ بھی نہیں سکتا۔ ایسے لوگ قابل تعریف ہوتے ہیں جو اپنی ناکامی پر شرمندہ ہوں اور خواہ مخواہ کی لن ترانیاں نہ سنائیں۔ ہم مرزا صاحب قادیانی اور ان کے اتباع کی حالت اس کے بالکل برخلاف پاتے ہیں۔ آپ اپنے مقصد میں بری طرح فیل ہوئے۔ چنانچہ خلیفہ قادیان کو بھی اس کا اعتراف ہے کہ مرزا صاحب جو مقصد لے کر اٹھے تھے ابھی اس کا اربواں حصہ بھی پورا نہیں ہوا بایں ہمہ ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم مرزائی اخبارات میں یہ سرخیاں دیکھتے ہیں۔

"حضرت مرزا صاحب کا عظیم الشان کام"

کیا کام کیا؟ اس کا جواب مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے الفاظ میں سنئے۔ آپ نے پیغام صلح ۸ جولائی سنہ ... میں مرزا صاحب کے کاموں کی فہرست دس نمبروں میں شمار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے سکھایا کہ

(۱) "قرآن شریف حدیث اور فقہ پر مقدم ہے"

یہی کوئی اس سے منکر بھی ہوا ہے احناف نے تو اس کو ایسا اصل الاصول ٹھیرایا کہ صحیح خبر واحد کے ساتھ عموم قرآن کی تخصیص بھی جائز نہیں سمجھتے ملاحظہ ہو کتب اصول شاشی وغیرہ۔

... صاحب ... حنفی المذہب تھے جن کی ... ہم گزشتہ ... اہلحدیث میں دے چکے ہیں ... انہوں نے اگر یہی مسلک اختیار کیا تو کوئی جدت نہیں کی ہاں محدثین اور شوافع وغیرہم ایسی جرأت نہیں کرتے تھے بلکہ حتی المقدور قرآن و حدیث میں تطبیق دینے کی کوشش کیا کرتے تھے۔

کوشش کے باوجود اگر کامیاب نہ ہوتے تو قرآن ہی کو مقدم رکھتے۔ ملاحظہ ہوں کتب اصول حدیث۔ (مقدمہ ابن صلاح وغیرہ)

محدثین کا یہ طرز عمل اس حدیث کے ماتحت تھا جس کے الفاظ یہ ہیں۔ کلامی لا ینسخ کلام اللہ (میرا کلام اللہ کے کلام کو منسوخ نہیں کر سکتا)

بہرحال یہ دونو مسلک ابتدا اسلام سے چلے آئے ہیں مرزا صاحب نے اس اصول میں کوئی جدت نہیں کی۔ ایسا کہنا محض ناواقفی پر مبنی ہے۔

(۲) "اجتہاد کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے"۔

اجرائے اجتہاد کے تو سب قائل ہیں الخ۔ یہ اصول بھی کتب اہل سنت و اہل حدیث میں مصرح ملتا ہے۔ کوئی نئی بات نہیں۔ چنانچہ شامی میں لکھا ہے کہ امام ابن ہمام درجہ اجتہاد تک پہنچے ہوئے تھے۔

(۳) "قرآن میں ناسخ منسوخ کوئی نہیں"

یہ بھی کوئی نیا خیال نہیں ہے۔ تفسیر کبیر میں ابو مسلم اصفہانی اور اس کی جماعت کے اقوال موجود ہیں۔ مگر مرزا صاحب اور ابو مسلم نے اس آیت کا جواب نہیں دیا جس میں پیغمبر اسلام کے ساتھ نجویٰ (سرگوشی) کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور پھر اس سے اگلی آیت میں اس حکم کو رفع بھی کر دیا ہے۔ بہرحال یہ بھی کوئی نئی بات نہیں۔ مرزا صاحب سے پہلے سر سید بھی اس کے قائل تھے جیسا کہ ... مرزا صاحب نے کیا ہے

(۴) ... اسلام کو ... یعنی یہ بتایا کہ ... کی

ہر قوم میں خدا کی طرف سے مصلحین آتے رہے ہیں یہ بھی کوئی نئی بات نہیں۔ دنیائے اسلام کے علمائے متقدمین کے علاوہ ہندوستان کے بر آوردہ علماء اور صوفیاء خصوصاً حضرت مجدد الف ثانی سرہندی، مولانا عبید اللہ سندھی، صاحب تحفۃ الہند۔ اور مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اسی کے قائل تھے اور کیوں نہ ہوتے جبکہ قرآن کی صاف آیت موجود ہے۔

وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ (ہر ایک گروہ میں خدا کی طرف سے کوئی سمجھانے والا گزرا ہے)

ہاں مرزا صاحب نے ایک جدت ضرور کی ہے لیکن اس میں ان کی اپنی غرض مخفی تھی جس کے باعث ہم ان کو معذور سمجھتے ہیں۔ غرض یہ تھی کہ آپ کو ہندو قوم کے لئے کرشن بننے کا شوق تھا اور اس کے لئے یہ امر ضروری تھا کہ مرزا صاحب کرشن جی کو منصب رسالت پر فائز بتلاتے اور خود ان کا بروز بنتے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ اس جدت کے ہم بھی قائل ہیں۔ ہم بھی مرزا صاحب کو ہنود کے لئے کرشن کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ ہاں یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان کی گوپیوں کی تعداد کتنی تھی۔ کیونکہ یہ بتانا اتباع مرزا کا کام ہے۔

(۵) کفار کا دوزخ سے نکالا جانا

اس کے ذیل میں مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ "مجدد وقت (مرزا صاحب) نے اس حقیقت کو ظاہر کیا کہ مشرک اپنے شرک کی اور کافر اپنے کفر کی سزا بھگت کر سب دوزخ سے نکل جائیں گے۔ اس لئے آپ نے قرآن کی تصریح اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ پیش کی"

معلوم نہیں کہ مولوی محمد علی صاحب مفسر قرآن ہو کر علم تفسیر سے اتنے بے خبر کیوں ہیں۔ کتب تفاسیر معالم وغیرہ میں ابن مسعود صحابی کا یہ قول ملتا ہے کہ مشرک کافر وغیرہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے۔ ایک وقت آئیگا کہ جہنم خالی ہو جائیگا۔ مرزا صاحب نے اس میں کیا جدت دکھائی؟

(۶) "عقل اور مذہب"

اس سرخی کے ماتحت مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ

مرزا صاحب نے بتایا کہ

"مذہب کے اصول کی بنیاد وحی الٰہی پر ہے لیکن اس کے اصول سب عقل کے مطابق ہیں مگر اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کو عقل انسانی دریافت نہیں کر سکتی۔"

یہ اصول بھی علم کلام میں مصرح ملتا ہے۔ مرزا صاحب نے اس میں تنزل کر کے کہا کہ خدا کی ذات اور صفات کو عقل انسانی دریافت نہیں کر سکتی۔ یہ بہت بڑی گراوٹ ہے۔ بلکہ قرآنی تصریحات کے بھی صریح خلاف ہے۔ افسوس ہے کہ مرزا صاحب اور مولوی محمد علی وغیرہ نے متکلمین کی صحبت سے فائدہ حاصل نہیں کیا۔

(۷) "اسلام اور تلوار"

اس کے ذیل میں مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ

"مجدد وقت مرزا صاحب نے قرآن و حدیث کو پیش کر کے دکھایا کہ مذہب میں جبر کوئی نہیں"

مرزا صاحب نے کونسا بڑا کام کیا۔ جب قرآن کریم میں صریح آیات موجود ہیں:۔

(۱) لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۔ (۲) اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۔

ہاں مرزا صاحب نے یہ جدت ضرور دکھائی کہ اسلام کے جس رکن اعظم کے لئے یہ ارشاد نبوی کہ "الجهاد ماض الى يوم القيامة" وارد تھا آپ نے بحیثیت مسیح موعود اس کو منسوخ قرار دیا۔ الی اللہ المشتکی

(۸) "ختم نبوت"

اس سرخی کے نیچے مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ

"مرزا صاحب نے مسئلہ وفات مسیح بیان کر کے ختم نبوت کو تکمیل تک پہنچایا"

واقعی کمال کیا۔ مگر ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہ مرزا صاحب اس بارے میں سر سید مرحوم علیگڈھی کے پیرو تھے۔ ناظرین حیران ہونگے اور مولوی محمد علی لاہوری کے معلومات میں بھی یہ سن کر اضافہ ہوگا کہ حضرت مسیح کی حیات اور آمد ثانی تو ختم نبوت کے منافی اور مخالف ہو مگر خود مرزا صاحب کی نبوت منافی نہ ہو جس کے مرزا صاحب مدعی تھے [illegible]

اہلحدیث سے پوچھ لیں۔ مگر اس سے پہلے اعلیٰ درجہ کے پانچ سیر لڈو بطور تحفہ پیش کریں تاکہ لدھیانہ کے اتفاقی مباحثہ کی طرح یہ واقعہ بھی فتح احمدیہ میں یادگار رہے

(۹) "دجال اور یاجوج ماجوج کا ظہور"

مولوی محمد علی صاحب نے دجال اور یاجوج ماجوج کا مصداق نہیں بتایا۔ مگر ہمیں مرزا صاحب کی تحریرات سے معلوم ہے کہ دجال پادری لوگ اور یاجوج ماجوج انگریز اور روسی ہیں (حمامۃ البشریٰ) مگر مولوی صاحب نے اس عقدے کو حل نہیں کیا کہ جن حدیثوں میں دجال اور یاجوج ماجوج کا ذکر ملتا ہے ان میں صاف مذکور ہے کہ یہ تینوں گروہ مسیح موعود کے ہاتھ سے قتل ہونگے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب دنیا سے چلے گئے مگر پادری لوگ برابر دندناتے پھرتے ہیں۔ حتیٰ کہ مرزا صاحب کے دارالامان قادیان میں بھی پہنچ جاتے ہیں اور یاجوج ماجوج کی زندگی کا کیا ذکر ہے۔ ان کی تو حکومت ہی کے زیر سایہ مرزا صاحب نے پرورش پائی اور ترقی کی بلکہ اپنے مریدوں کو ہدایت کی کہ انگریزوں کی حکومت اولوالامر منکم کے ماتحت سمجھو۔ (ضرورۃ الامام)

کیا اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ مرزا صاحب کے اتباع اور یاجوج ماجوج ایک ہی برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ جیسا کہ لفظ منکم سے ظاہر ہو رہا ہے۔

(۱۰) "سلسلہ نبوت کی صداقت پہ گواہی"

اس سرخی کے تحت میں مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں کہ

"مجدد وقت (مرزا صاحب) نے اس حقیقت کو ظاہر فرمایا کہ گو نبوت کا سلسلہ اختتام کو پہنچ گیا مگر کلام الٰہی کا سلسلہ اس امت میں جاری رہا ہے اور آئندہ بھی قیامت تک جاری رہے گا:"

بالکل ٹھیک ہے مگر مرزا صاحب جس قسم کے خطاب الٰہی سے مشرف ہونے کے مدعی ہیں اس کی بابت صاف فرماتے ہیں کہ:۔

"مجھ سے پہلے امت محمدیہ میں ایک شخص بھی ایسے مخاطبہ الٰہی سے مشرف نہیں ہوا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰)

معلوم نہیں تیرہ سو سال تک یہ رکاوٹ کیوں رہی [illegible]

محمد علی صاحب لاہوری مرزا صاحب میں پائی جاتی ہیں جن کی وجہ سے وہ اس مرتبہ جلیلہ تک پہنچ گئے تھے کہ خدا نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

"نور تصحب نمود تے دیر بپا یا گیا ہے"

ہم سے پوچھو تو ہم خدا لگتی کہنے سے نہیں رک سکتے ؎

نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہیں
خدا جانے وہ ان میں کیا دیکھتے ہیں

"التعاون علی البر"

(از قلم مولوی محمد عبداللہ صاحب عقیل چیچہ وطنی ضلع بالاسور)

جناب ملک امام خان صاحب نے جو مضمون اہلحدیث مورخہ $\frac{۲}{۹}$ ۹ میں اہل حدیث کانفرنس کے متعلق شائع کرایا ہے اس کے مندرجہ نمبر از بس ضروری و مفید اور ترقی و حیات اہل حدیث کانفرنس کے لئے لابدی و لازمی ہیں اور اگر پہلے ہی سے اس کا برابر سلسلہ رہتا تو آج کانفرنس کی یہ ابتری ہرگز نہ ہوتی جو کہ ہو رہی ہے۔ بالخصوص اگر کانفرنس کا کوئی پرچہ جاری رہتا تو قطعاً یہ گمنامی و بدنامی نہ ہوتی اور ہر طرف سے "کانفرنس اہل حدیث مردہ ہو چکی" کی آواز جانکاہ کانوں میں نہ آتی۔ باقی پرانے خادموں کی مفت خدمت کا بیان راجہ بیان لہٰذا میرا خیال بلکہ یقین ہے کہ اگر اہل حدیث کانفرنس کی طرف سے کوئی پرچہ جاری کیا جاوے تو وہ "مفت خدمت" سے بہت زیادہ مفید و کار آمد ہوگا۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے انشاء اللہ کانفرنس کو مالی فائدہ بھی کافی ہوگا اور حسب خواہ پروپیگنڈا بھی کریگا۔ ہم خرما و ہم ثواب۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سے فوائد ہیں جن کا ابھی اظہار قبل از وقت ہے اور سچی بات ہے کہ بغیر اس کے اہل حدیث کانفرنس کی زندگی ہرگز ممکن نظر نہیں آتی۔ میں امید کرتا ہوں کہ دیگر بہی خواہان جماعت بھی اس کے متعلق اظہار خیال فرمائیں گے مگر [illegible]

[illegible]

اہلحدیث | جیسیا اجلاس کی تجویز کر ہے۔ ان حضرات پہلے اس کی آمد و خرچ کا حساب اندازہ کریں۔ پھر بتائیں کہ خدا نخواستہ کانفرنس اس کا متحمل بھی ہو سکتا ہے؟ اگر نہیں ہو سکتا تو زندہ قوموں کی طرح دس بیس ہزار روپیہ پہلے جمع کریں ممکن ہو تو خاطر خواہ ضمانت کے پیش میں بھی۔

تجاویز کے بابت کہنا آسان ہے مگر عملی جامہ پہنانا مشکل ہے۔ نیز وہ بھی بتائیں کہ کانفرنس کی کونسی تجویز آج تک جماعتی اخباروں میں مفت شائع نہیں ہوئی۔ بہرحال ہم اس تجویز کی تائید کرتے ہیں بشرطیکہ یہ مصرع ملحوظ رہے۔ ع

ہر دو آخر ہیں مبارک بندہ ایست

حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے آپس میں اتفاق کریں۔ اور جماعت اہل حدیث کو ترقی کرنے کا موقع دیں۔ جبکہ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو مٹانے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ اخیر میں بارگاہ رب العزت سے چاہتے ہیں کہ خداوند کریم جماعت اہل حدیث کو اتفاق اور اتحاد سے رہنے کی ہدایت کرے۔ آمین!

جماعت اہل حدیث جہاد اور سیاست

(مراقمہ:۔ ایم محمد یوسف صاحب بھوانی پور۔ ریاست کپورتھلہ)

میں ناظرین اہل حدیث کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں کہ بدقسمتی سے جماعت اہل حدیث میں بھی آج ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ عام نہیں بلکہ ایک عالم کی زبانی میں نے سنا جو یہ کہتے ہیں کہ

جہاد کی تبھی ضرورت ہوگی جب حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگے اور پھر مسلمان ان کے ساتھ مل کر جہاد کرینگے۔ اس سے پہلے جہاد کسی صورت میں بھی جائز نہیں؛

خدا جانے انہوں نے یہ مرزائیانہ تحریف کہاں سے سیکھی ہے کہ قرآن مجید کے صریح حکم کے ہوتے ہوئے وہ اس قسم کی غلط باتیں کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ جب بھی ضرورت پڑے سب مسلمان آپس میں مل کر ظلم کا مقابلہ کریں۔ یہ کہیں نہیں لکھا کہ دشمن تمہیں تباہ و برباد کرنے پر تلا ہوا ہو اور تم امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے منتظر ہو کہ کب وہ آئیں اور کب ہمیں آکر جہاد کرنے کا فتویٰ صادر فرمائیں۔ خدا جانے ضرورت تو کب پڑے انہوں نے پہلے ہی سے غلط مسئلہ نکال لیا ہے کہ اس میں شامل نہ ہونا پڑے بہت افسوس ہے۔ آج اس جماعت کے افراد کا یہ حال ہے کہ جس جماعت کے بزرگوں نے اس مسئلہ کی خاطر بڑی بڑی سختیاں برداشت کیں۔ در اصل ایسے لوگ جماعت اہل حدیث کو بدنام کرتے ہیں۔ ورنہ اہل حدیث کا یہ مسئلہ ہرگز ہرگز نہیں۔ چنانچہ ہمارے پیشوا حضرت مولانا اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے

اس مسئلہ کو عملی جامہ پہنایا۔ انہوں نے سکھوں کے مظالم کے برخلاف جہاد کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ نے وہ مجاہدانہ کام کئے کہ سیاست کی تاریخوں میں ان کا نام سنہری حروف سے لکھا گیا اور ان کے اس شاندار کارنامے پر مسلمان عموماً اور جماعت اہل حدیث خصوصاً نازاں ہے۔ آج کل اہل حدیث سیاسی تحریکات سے بھی کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ خدا جانے کیوں ڈرتے ہیں۔ ہاں اگر ان کو باجہ یا غیر اللہ کے نام سے نعروں کا خیال ہے کہ سیاسی جماعتوں میں یہ کام ناجائز ہوتے ہیں۔ تو اس کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ اہل حدیث کی طرف سے ایک الگ سیاسی انجمن بنائی جائے جو کہ سنت اللہ اور سنت الرسول کے مطابق رہتے ہوئے اپنے ہموطنوں کے ساتھ مل کر کام کرے۔ ہمارے محترم بزرگ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب قبل ازیں بھی اس قسم کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ تاہم میں پھر بھی آپ سے اور حضرت مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی اور دوسرے اکابر اہل حدیث سے گذارش کرونگا کہ وہ اپنی زندگی میں اس کام کو کرکے جماعت اہل حدیث کو بھی آزادی پسند جماعتوں کے برابر کر دیں۔ انسان کو کوشش کرنی چاہئے۔ کوشش کے بعد کامیابی یقینی ہے اور اخیر میں ان اصحاب سے گذارش کرونگا کہ اتفاق و اتحاد میں روڑے اٹکانے کی بجائے مل کر کام کریں۔

میں ان چند الفاظ کے ساتھ اپنی جماعت کے معزز بزرگوں سے پھر ایک بار التماس کرتا ہوں کہ خدا کے لئے

تعاقب بر فتویٰ حرمت کوا

(از مولوی ابو الصمصام عبد السلام صاحب مبارکپوری)

اخبار اہل حدیث مجریہ ۱۳۔ ربیع الثانی سنہ ۵۷ھ میں سوال ۱۴۵ کے جواب میں تحریر فرمایا گیا ہے کہ

"کوے کی بابت حرمت کا فتویٰ نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کی نسبت کوئی دلیل تحریم نہیں ہے۔" (ص ۳)

میں کہتا ہوں دلیل تحریم موجود ہے۔ صحیحین میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خمس من الدواب کلھن فاسق یقتلن فی الحل والحرم الغراب والحداۃ والعقرب والفارۃ والکلب العقور کذا فی البلوغ المرام۔

یعنی منجملہ جانوروں کے پانچ جانور فاسق ہیں جن کو حل و حرم دونوں جگہوں میں قتل کرنا چاہئے۔ (۱) کوا (۲) چیل۔ (۳) بچھو۔ (۴) چوہا۔ (۵) باؤلا کتا۔

اس حدیث متفق علیہ سے مطلقاً ہر کوے کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ پس دیسی کوے کی بھی حرمت اس حدیث سے ثابت ہوئی۔ اور اس حدیث میں اگرچہ صاف لفظوں میں ان پانچ جانوروں کا حرام ہونا مذکور نہیں ہے۔ بلکہ اس میں ان کے قتل کرنے کا حکم ہے مگر اسی حکم سے ان کا حرام ثابت ہوتا ہے۔ نیل الاوطار میں ہے۔

قال المهدی فی البحر اصول التحريم اما نص الكتاب او السنة او الامر بقتله كالخمسة الخ

و نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلق غراب کو فاسق کہا ہے اور آپ کا کسی جانور کو فاسق کہنا اس کے حرام اور غیر ماکول ہونے کی دلیل ہے۔ ابن ماجہ میں ہے عن ابن عمر قال من یاکل الغراب وقد سماه

حیات طیبہ - جدید اڈیشن - مولانا شہید دہلوی کی سوانحعمری مفصل مع سوانحعمری سید احمد شہید بریلوی۔ قیمت ۶/ (دفتر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستعاذ الله ما هو من الطیبات۔ یعنی حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ کوا کون کھاتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام فاسق رکھا ہے۔ اللہ کی قسم کوا طیبات سے نہیں ہے۔

اگر کوئی کہے کہ اکثر روایات میں لفظ غراب مطلق واقع ہوا ہے اور بعض میں لفظ غراب بقید ابقع وارد ہوا ہے تو مطلق کو مقید پر محمول کرنا ضروری ہے لہذا صرف غراب ابقع کی حرمت ثابت ہوگی نہ مطلق غراب کی۔ تو جواب اس کا یہ ہے کہ جب بعض روایات میں کوئی لفظ مطلق بلاقید واقع ہو اور بعض روایات میں اس مطلق کے کسی ایک فرد پر تنصیص ہو تو ایسی صورت میں عند الجمہور مطلق مقید پر محمول نہیں ہوتا ہے بلکہ مطلق اپنے اطلاق پر باقی رہتا ہے۔ (ملاحظہ ہو نیل الاوطار صفحہ ج ۵ و سبل السلام صفحہ ج ۲ وفتاوی نذیریہ صفحہ ج ۲) اجماع علماء سے بھی دیسی کوا کی حرمت ثابت ہے۔

قال الحافظ فی الفتح وقد اتفق العلماء على اخراج الغراب الصغير الذی یاکل الحب من ذلک ویقال له غراب الزرع ویقال له الزاغ من ذلک وافتوا بجواز اکله فبقی ما عداه من الغربان ملتحقا بالابقع انتھی۔

اور العرف الشذی تقریر ترمذی صفحہ ۲۴۳ میں ہے۔

والغراب فی کتبنا انه علی ثلثة اقسام احدها الذی یاکل الحبوب فقط وهو حلال اتفاقا والثانی الذی یاکل الجیف فقط وهو حرام اتفاقا والثالث هو الذی یخلط بین الاکلمسا وهو مکروه عند ابی یوسف وحلال عند ابی حنیفة انتھی

یعنی ہماری فقہ حنفی کی کتابوں میں غراب کی تین قسم ہے۔ ایک وہ جو صرف دانہ کھاتا ہے اور وہ بالاتفاق حلال ہے۔ دوسرا وہ جو صرف مردار کھاتا ہے اور وہ بالاتفاق حرام ہے۔ تیسرا وہ جو دانہ اور مردار دونوں کھاتا ہے اور وہ ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہے۔ اور امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک حلال ہے۔

ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم وعلمه اکمل واتم

اہلحدیث: آپ کی جماعت دینیہ نمبروں کا جو مضمون ہے وہی میرا مطلب ہے جس کو آپ نے تصدیق فرمایا یعنی دلیل حرمت نص قطعی نہیں ہے اور عبارت فقیہ نمبر ۲ اس کی تائید کرتی ہے۔

بہر حال آپ کا شکریہ ہے کہ آپ نے معلومات کو جماعت کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ من شاء فلیقبل

بریلوی مشن

نبی علیہ السلام مختار من اللہ نہیں

(مرقومہ:۔ مولوی عبدالعزیز صاحب از کوٹلی لوہاراں مغربی)

ناظرین کرام! اخبار الفقیہ ۷۔ اپریل سن رواں میں پھر ایک مضمون مولوی بشیر کوٹلوی کے قلم سے بزعم خود حضور علیہ السلام کو مختار کل ثابت کرنے کے لئے شائع ہوا ہے۔ لیکن اپنے دعویٰ مکندہ بہ کو ذرہ بھر بھی پایہ ثبوت تک نہیں پہنچا سکے۔ اصل مطلب اور صحیح چیز کو چھوا تک نہیں۔ کیونکہ سوال تو صرف یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے جو تین نمازیں معاف فرمائیں یا ایک شخص کو روزہ توڑ دینے کے کفارہ پر بجائے غیر کو صدقہ کھلانے کے حضور علیہ السلام نے خود ہی اس کو کھجوریں استعمال فرمانے کا حکم فرما دیا اور باوجود فیصلہ قرآنی ہونے کے آیا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اختیار ذاتی سے اس شخص کو مخصوص فرما لیا تھا یا کہ باذن اللہ۔ بشیر صاحب کا فرض تھا کہ اپنے دعویٰ کے مطابق ان دونوں روایتوں میں سے اپنی اس تحریر کو جو کہ وہ اخبار الفقیہ ۱۴۔ نومبر ۱۹۳۸ء میں یوں لکھ چکے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے باوجود فیصلہ قرآنی ہونے کے اپنے اختیار سے اس شخص کو مخصوص فرما لیا ثابت کر دکھاتے۔ یہ تو بشیر صاحب سے ہو نہیں سکا۔ بھلا ہوتا بھی کیسے۔ کیونکہ کون نہیں جسے اس بات پر یقین کامل نہ ہو کہ خدا کے نبی ذرہ بھر بھی بجز حکم باریتعالے امور دین میں کم و بیش نہیں فرماتے تھے۔ نبی مامور من اللہ احکام الٰہیہ کے مظہر اور مبلغ اعظم ہوتے ہیں۔ اور یہ لکھنا کہ نبی علیہ السلام منجانب اللہ مختار کل تھے یہ سراسر کم فہمی یا دیدہ دانستہ عوام الناس کو گمراہ کرنے کے لئے ہے۔ نیز خود قرآن پاک کے [illegible] مفہوم [illegible] نبی علیہ السلام کی صاف صاف و صحیح تعلیم کو ردکرنا اور شارع علیہ السلام پر افترا کرنا ہے۔

ہماری تائید شکر ہے کہ بشیر صاحب نے اتنی بات تو تسلیم کر لی یا قدرت نے جبراً ان کے اپنے ہی صحیفہ الفقیہ میں حق بات کا اظہار کرا دیا۔ چنانچہ غضب ناک لہجہ میں لکھتے ہیں کہ:۔

ہم بارہا سمجھا چکے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے جملہ اوصاف کو ہم ذاتی تسلیم نہیں کرتے بلکہ عطائی مانتے ہیں۔ (دیکھو الفقیہ صفحہ ۲)

اجی جناب جو کچھ خدا نے نبی علیہ السلام کو دیدیا یا جو کہ قرآن و احادیث صحیحہ میں من وعن موجود ہے۔ اس سے کس کو انکار ہے۔ یہی جو ہمارا مقصد ہے کہ جس بات کی حضور علیہ السلام کو منجانب اللہ اجازت ملتی وہ بھی واضح فرماتے۔ ذاتی اختیار سے امور دین میں ہرگز کم و بیش حلال و حرام نہیں فرمایا کرتے تھے۔

یہاں تک تو آپ نے بھی ہماری تائید کھلے الفاظ میں کر دی ہاں آگے چل کر بشیر صاحب نے اپنے خیال سے ایک اور شگوفہ لکھ دیا کہ ہمارا ایمان ہے کہ حضور علیہ السلام کو ان کے طالب و محب مولا نے شریعت میں اختیار دیدیا تھا۔ آپ جسے چاہیں حلال اور جسے چاہیں حرام کر دیں (الفقیہ صفحہ ۳) کیا اچھا ہوتا کہ بشیر صاحب حضور علیہ السلام کے کلی اختیار پر قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے دلیل پیش کرتے کہ دیکھو حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مجھے میرے مولا نے شریعت میں حلال و حرام کرنے کا اختیار دیا [illegible] اپنے [illegible] یعنی مطلق [illegible]

[illegible]

ahmadimuslim.de

تقلید امام کا بھی لحاظ ترک کر دیا جاتا ہے۔ یاد رکھو، مسلمان قرآن و حدیث کا پابند ہوتا ہے۔ بے سند اور بناوٹی کہاوت ایجاد بندہ اختراعی چیز کی ذرہ بھر قدر نہیں ہو سکتی۔

ہاں بشیر صاحب آپ کے پاس اس اختراع کے خلاف قرآن شریف و احادیث پاک میں بکثرت دلائل موجود ہیں جن سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ نبی علیہ السلام کی مرضی وہی مرضئ خدا نہیں بلکہ اللہ رب العزت کی مرضی ہی مرضئ مصطفےٰ ہے۔

کیا حضور علیہ السلام نے اپنے خیال سے شہد کا کھانا موقوف نہیں فرمایا تھا۔ اگر بقول آپ کے حضور علیہ السلام کو حلال و حرام کرنے کا کُل اختیار ہوتا۔ تو حضور علیہ السلام کی طرف اس خیال کی اصلاح اور شہد کی حلت بحال رکھنے کے لئے سورہ تحریم کی آئیتیں نازل کیوں کی گئیں۔ یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک رب۔ (ترجمہ) اے نبی (علیہ السلام) کیوں حرام کرتے ہو اس چیز کو کہ حلال کی ہے اللہ نے واسطے آپ کے کیا آپ اپنی بیویوں کی مرضی پر چلتے ہیں۔ سبحان اللہ علام الغیوب نے اس منگھڑت عقیدہ کی پہلے سے ہی کیسی صاف اور واضح تردید فرما دی تا کہ کوئی غالی حضور علیہ السلام کو حلال و حرام کرنے کا مختار کل سمجھ کر لوگوں کو گمراہ نہ کر دے۔ نیز کیا حضور علیہ السلام کی انتہائی خواہش نہ ہوتی تھی کہ اقربین رشتہ دار نعمت ایمان سے فیضیاب ہو کر جنت الفردوس کے وارث بن جائیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ انک لا تھدی من احببت ہدایت دینا آپ کا اختیار نہیں۔ کیا سرور کائنات کے مبارک قلب میں یہ جستجو نہ تھی کہ آپ کے والدین جنت میں داخل ہوں۔ لیکن وہ مالک الملک جس کا قانون اٹل اور حکم زبردست ہے اس نے صاف فرما دیا۔

ما کان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربیٰ

نبی علیہ السلام اور مومنین کو لائق نہیں کہ مشرکین کے حق میں دعاء مغفرت مانگیں اگرچہ ان کے قریبی رشتہ ہوں

اہلحدیث ہر ایک حنفی کو بحیثیت حنفی اپنے علم و اصول فقہ کا پابند رہنا چاہئے۔ اگر کوئی حنفی اپنے اصول فقہ کا پابند نہیں ہے تو وہ حنفی نہیں ہے۔ جیسے کوئی اہل حدیث حدیث کا پابند نہیں ہے تو وہ اہل حدیث نہیں ہے۔ یہ سنہرا اصول فریقین کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل کے حنفی مناظرات اور تصنیفات میں اس سنہرے اصول کو بھول جاتے ہیں۔ علم اصول کا مسئلہ ہے کہ خبر واحد صحیح بلکہ اصح بھی عموم قرآن کی تخصیص نہیں کر سکتی اور مطلق کو مقید نہیں کر سکتی۔

کیوں صاحب! جبکہ وہ روایت صحیح کلام رسول علیہ السلام ثابت ہے اور رسول صلعم بقول شما مختار بھی ہیں تو ان دونو باتوں سے کون امر مانع ہے اس کا جواب آنے پر فیصلہ ہو سکتا ہے۔ باقی زبانی باتوں کا جواب دینا کچھ ضروری نہیں ہے۔ جو کچھ بھی ہو قرآن حدیث کے ماتحت ہونا چاہئے۔ شیخ سعدی نے ٹھیک فرمایا ہے ؎

آں کس کہ بہ قرآن و خبر زو نرہی
ایں است جوابش کہ جوابش ندہی

آریوں سے سوالات

(از شیخ عبد المنان صاحب قریشی رام پور ضلع سہارنپور)

(گزشتہ سے پیوستہ)

(۲۳) اگر بقول سوامی دیانندجی اور گاندھی جی سبزی اور غیر حیوانی غذا ہی عقل، تندرستی، بہادری اور صحت کی موجب ہوتی تو تمام دنیا کے انسان جو کہ قریب قریب سب حیوانی غذا گوشت کھاتے ہیں کم عقل بیمار، ڈرپوک اور ضعیف الجثہ وغیرہ وغیرہ ہوتے۔ حالانکہ معاملہ اسکے برعکس ہے۔ یعنی سارے یورپ، امریکہ، جاپان، روس، ترکی وغیرہ وغیرہ کے لوگ جو کہ سو فیصدی گوشت خوار ہیں۔ سب سے زیادہ عقلمند، تندرست، بہادر اور قوی الجثہ ہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ ہر دو صاحبان مذکورہ کا قول بالکل غلط اور نا قابل قبول ہے۔ اور صرف گوشت کھانے ہی سے یہ سب خوبیاں حاصل ہوتی ہیں، سائنس کے موجد اور اسکے ذریعہ جتنی موجودہ جدید ایجادات ہو رہی ہیں سب کے موجد گوشت خوار ہیں۔ سبزی خوروں کی ایجاد صرف اہنسا ہے۔ جس پر وہ خود بھی عمل نہیں کر سکتے۔ اور روزانہ کانگرسی صوبوں میں فسادات۔ قتل، غارت اور آتش زدگی کی وارداتوں کا ظہور ہو رہا ہے۔ مثال کے طور پر بنارس، گورکھپور، کانپور، صوبہ بہار، صوبہ سی پی وغیرہ کے واقعات آنکھ کھول کر دیکھئے کہ کہاں کہاں اہنسا پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔

(۲۴) ہر بھلے مانس اور نیک دل آدمی کی یہ خواہش ہے کہ دنیا میں جرائم اور گناہوں کی کمی ہو کر مجرمین اور گنہگاران کی تعداد کم سے کم بلکہ بالکل نابود ہو جائے اور تمام مذہبی کتابیں اور علماء دین و دھرم۔ گناہوں اور جرائم سے بچنے کی تلقین اور نصیحت کرتے ہیں۔ نیز تمام مہذب حکومتیں مجرمین کی اصلاح کی حامی ہیں، اور ان کو قید و بند اور پھانسی وغیرہ کی سزا دیکر نابود کرنے کے لئے لاکھوں روپیہ صرف کر رہی ہیں۔ مگر برخلاف تمام مذہبی کتب اور منشاء علماء دھرم و دین اور مہذب حکومتوں کی روش اور عمل کے آریہ صاحبان گایوں کی (جو کہ بہ منشاء تناسخ پرمیشر کے مجرمین اور اپنے سابقہ اعمال کی پاداش میں انسانی اور اعلیٰ جون سے گر کر اس جنم میں اپنی سزا بھگت رہی ہیں) افزائش نسل اور تعداد کی ترقی کی سر توڑ جائز اور ناجائز کوشش کر رہے ہیں یہاں تک کہ اگر کسی گائے کو ذبح کر کے کھا لیا جائے تو اس کے لئے لڑنے مرنے کو طیار ہو جاتے ہیں۔ نیز مہاتما گاندھی جی کی بھی دن رات گایوں کی افزائش نسل کی تلقین اور ہدایت فرماتے رہتے ہیں تو ایسی حالت میں

تحفۃ الہند - آریوں و ہندوؤں کی تردید میں ایک (۴۶۹) مشہور کتاب۔ قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

یا تو یہ عقیدہ تناسخ غلط ہے کہ حیوان بروئے تناسخ اپنے اجسام میں پرمیشر کی مقرر کردہ اور دی ہوئی سزا بھگت رہے ہیں یا ان کی افزائش نسل اور ترقی و توسیع نسل کی کوشش و حمایت ایک بڑی غلطی، اور پرمیشری نازن سے انحراف اور بغاوت ہے۔ بتلائیے دونوں باتوں میں کونسی بات پسند ہے۔ ویدک تعلیم اور علماء ویدک دھرم کی تلقین اور نصیحت کی پابندی اور مسئلہ تناسخ کا اعتقاد یا ترقی نسل گائے کی حمایت اور گاؤ کشی کی مخالفت۔

(۲۵) کسی مذہب میں بغاوت اور بدامنی پھیلانے کو اچھا عمل نہیں کہا جاتا۔ تو اس کو مانتے ہوئے ہندوستان کے مختلف مقامات سے آریوں کے جتھے جو ریاست حیدرآباد جا رہے ہیں اور جن کی وجہ سے ریاست میں بدامنی اور ہندو رعایا کو بہکا کر ان کو اپنے فرمان بردار کے خلاف بھڑکانے اور ابھارنے کا فعل کہاں تک مناسب اور مذہب کا کونسا اصول ہے۔ اگر کہا جائے کہ ہم اپنے اصول مذہب ہون۔ نیوگ۔ تناسخ ایسے بہترین اصول کو وہاں پھیلانا چاہتے ہیں تو کیوں نہ پہلے ہز اگزالٹڈ نظام صاحب حیدرآباد کو ہی ان اچھوتے قیمتی اصول کی خوبیاں ظاہر کرکے انکو مذہب آریہ قبول کرنے کی دعوت دی جائے تاکہ وہ خود ہی اسکی خوبیوں کے قائل ہوکر خود آریہ بن جائیں اور آریوں کو اس جتھہ بازی اور بدامنی پھیلانے سے نجات مل جائے یا نظام صاحب سے درخواست کی جائے کہ وہ اگر آریہ ہونے سے انکاری ہیں تو فوراً آریہ اور مسلمان علماء کا ایک عظیم الشان اور مطلق فیصلہ کن مناظرہ اور مباحثہ تحریری کرادیں۔ خواہ اس میں کتنا ہی وقت صرف ہو۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ اس کا جو ریزلٹ ہوگا دنیا کے لوگ اس کو دیکھ کر یہ فیصلہ کرلیں گے کہ کونسا مذہب حق پر ہے اور کونسا ناحق پر اور اس قطعی مباحثہ کے اثر سے ہندوستان کے لوگوں کو بھی یکسوئی اختیار کرکے ایک مذہب اور قوم بن جانے کا کافی مواد مل جائیگا اور دنیا کی دو کتابوں وید اور قرآن کا مقابلہ ہوکر انکے حسن و قبح پر کافی روشنی پڑ جائیگی۔ ادھر ہر مذہب کے علماء جو آجکل سیاسیات میں الجھ کر مذہبی فرائض اور حقوق سے ڈھیل ڈھال کا برتاؤ کر رہے ہیں۔ اپنی اپنی قابلیت کے جوہر میدان میں آکر دکھانے کا موقعہ حاصل کرکے ہندوستان کو اصل گمراہی سے نجات دلائیں گے۔ اور پھر متفقہ طریق پر ہندوستان کو آزادی دلانے میں مددگار ثابت ہونگے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ بغیر کسی قطعی فیصلہ کے ہوئے مباحثہ بند نہ کیا جائے۔ کہئے کیا خیال ہے۔

(نوٹ) اس کے بعد ہندوؤں، سکھ، عیسائیوں اور یہودیوں سے بھی ایک عالمگیر مباحثہ ہوکر فیصلہ کیا جانا چاہیئے۔ سوائے فریقین کے علماء دوسرے اشخاص کو وہاں جمع ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔ ان مباحثوں کی روئداد ہندوستان بلکہ دنیا کی ہر زبان میں شائع کی جائیگی تاکہ دنیا کا ہر شخص اس کو پڑھ کر یا سُن کر حق و باطل کا کچھ نہ کچھ فیصلہ کر سکے۔ یہ مباحثہ کم از کم فریقین کے سیاسی اور مذہبی لیڈران کے لئے مفید مطلب ثابت ہوگا۔ اور ہندوستان خصوصاً ریاست حیدرآباد کی ایک شاندار یادگار ہوگا۔ تمام والیان ریاست ہائے بھی اپنا تھوڑا سا وقت صرف کرکے اس روئداد کو ملاحظہ فرمائیں۔ اس کے بعد تمام صوبوں خصوصاً کانگرسی صوبوں کی حکومتیں بھی روزانہ کے فرقہ وارانہ فسادات اور جھگڑوں سے نجات پا جائیں گی۔ کم از کم مسلمانوں کو تو یہ فائدہ ضرور ہو جائے گا کہ ہندوؤں اور آریوں کے دلوں میں ان سے اور ان کے مذہب سے جو نفرت اور بدگمانی نیز غلط فہمی ہے وہ دور ہو جائیگی۔

راقم:-
محمد عبد المنان قریشی

ایک مسیحی دوست کے نام کھلی چٹھی!

(از بابو اکبر خان صاحب سب پوسٹماسٹر اٹرو ریاست کوٹہ)

میرے مہربان دوست!

میں آپ کا نہایت ہی شکرگذار ہوں کہ آپ وقتاً فوقتاً مسیحی رسالے، ٹریکٹ اور کتابیں بھیجتے رہتے ہیں جن سے مجھے خاص طور پر دلچسپی ہے اور نیز میری معلومات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ جناب کا مرسلہ ٹریکٹ "وہ نبی" مصنفہ مس ایم بڈلف صاحبہ ملا۔ جس کو میں نے بڑے غور سے پڑھا۔ کیونکہ اس سوال سے کیا تو وہ نبی ہے" مجھے خاص طور پر دلچسپی ہے۔ اچھا تو اس ٹریکٹ کو لیجئے

وہ نبی از مس ایم بڈلف صاحبہ

۱۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیرے مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اُسے حکم دونگا وہ ہی وہ ان سے کہیگا اور جو کوئی میری اُن باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سُنے تو میں اُن کا حساب اُس سے لوں گا۔

مذکورہ بالا آیتوں سے مسیحی علماء یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مثیل موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو بھی چشم ماروشن دل ماشاد۔ کیونکہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ہمارے سید و مولا، ہماری آنکھوں کے نور اور دل کے سرور ہیں مگر واقعات اس کے برخلاف ہیں۔ آؤ پہلے یہ دیکھیں کہ خود سید و مولا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ مدعی سست و گواہ چست کی مثال صادق آوے۔

پہلے مدعی کو دعویٰ کرنا چاہیئے۔ زاں بعد گواہوں کی تصدیق مثیل موسیٰ علیہ السلام ہونے کا دعویٰ کس نے کیا۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یا سرور کائنات سرتاج الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۔ بے شک اے محمد! ہم نے تم کو ایسا ہی شاہد رسول بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ فرعون کی طرف موسیٰ کو رسول بنا کر بھیجا تھا۔ اب آؤ یہ بھی

ahmadimuslim.de

دیکھیں کہ خود سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

جس طرح یونس نبی تین رات تین دن مچھلی کے پیٹ میں رہا اسی طرح ابن آدم بھی تین رات تین دن زمین کے پیٹ میں رہے گا۔

جس طرح یونسؑ نبی اسی طرح ابن آدم۔

سبحان اللہ کیسی مماثلت بتلائی۔ دعویٰ تو ہو چکا۔ اب گواہوں کی گواہی کی ضرورت ہے تاکہ دعویٰ ثابت ہو جائے

(۱) سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بندے اور رسول تھے۔	سرتاج الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے اور رسول تھے۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام حسب اعتقاد مسیحان خدا کے بیٹے اور اکلوتے بیٹے تھے۔

عبد اور بیٹے کا فرق ظاہر ہے

(۲) موسیٰ علیہ السلام نے ترک وطن کرکے ہجرت کی	سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک وطن کرکے ہجرت کی۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہجرت نہ کی۔
(۳) موسیٰ علیہ السلام کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی۔	سید مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدائشی نبی تھے یا بقول مسیحان تیس سال کی عمر میں تبلیغ شروع کی۔
(۴) سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جہاد کئے۔	نبی آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کئے۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جہاد نہیں کئے۔
(۵) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ فرمایا کہ تو مارا نہ جائیگا۔	اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا کہ تو مارا نہ جائیگا۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بقول مسیحان کا صلیب لٹکا کر مار ڈالا اور اُنکی فریاد کی شنوائی نہ ہوئی۔
(۶) سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام طبعی موت سے فوت ہوئے۔	سالار انبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے مسیح علیہ السلام بقول مسیحان قتل کئے گئے۔
(۷) حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت نبی ہیں۔	سرور دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت نبی ہیں۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بقول مسیحان بے شریعت تھے۔
(۸) سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک بتلایا۔	نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک بتلایا سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بقول مسیحان تین خدا بتلائے باپ، بیٹا، روح القدس۔
(۹) سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد بزرگوار انسان تھے اور اللہ کے بندے۔	آفتاب رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے والد بزرگوار انسان تھے اور خدا کے بندے۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ بقول مسیحان خود خدا تھا۔
(۱۰) موسیٰ علیہ السلام نے اُس زمانہ اور قوم کی ضرورت کے موافق اپنا کام پورا کیا۔	فخر الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام اللہ تعالیٰ نے حضور کو سپرد کیا اس کو بدرجہ کمال پورا کیا۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بقول مروجہ انجیل اپنا کام ادھورا چھوڑا۔

مماثلت حضرت موسیٰ علیہ السلام و سیدنا و مولانا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بھی متعدد گواہ موجود ہیں مگر مذکورہ بالا دس گواہ کافی ہیں کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مثیل موسیٰ علیہ السلام ہرگز ہرگز نہیں ہیں بلکہ مثیل یونس علیہ السلام ہیں۔ (باقی)

جوابات نصاریٰ۔ نئے مسیحوں کے اسلام پر اعتراضات اور ان کا مدلل جواب۔ جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے قیمت صرف ۲/ر پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

زندگی بمیہ اور مسلمان

(از محمد عبد الرشید صاحب اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ دہلی)

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب پاک محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات کو دنیا میں پیدا کرکے اپنی مخلوق پر کمال احسان فرمایا ہے۔ خالق اکبر نے آنحضرتؐ کو ہر قسم کی انسانی خوبیوں سے مزین فرما دیا۔ تاکہ خلقت کے لئے آپ کی ذات بابرکات ہر لحاظ سے احسن نمونہ قرار پا سکے۔ چنانچہ حضور پرنور نے اپنی ترسٹھ سالہ زندگی میں ثابت کر دکھایا کہ دنیا میں رہ کر انسان کس قسم کی زندگی بسر کرے کہ فلاح حاصل ہو۔ چونکہ اصحاب کرام نے حقیقی طور پر حضور کے نقش قدم پر چلکر زندگی گذاری۔ اس لئے ان کی زندگی بھی مسلمانوں کیلئے ہر لحاظ سے شمع ہدایت ہے۔ انہیں مقدس ہستیوں کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔

اس بات سے ثابت ہوا کہ دنیا میں مسلم کا صحیح طریقہ کار وہی ہونا چاہئے۔ جس پر چل کر ہمارے بزرگوں نے اللہ صاحب کی خوشنودی حاصل کی جسطرح سونا پرکھنے کے لئے پتھر کی کسوٹی ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان کی زندگی اعلیٰ سانچے میں ڈھالنے کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پیارے دوستوں کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ اور یہ وہی دین کی کسوٹی ہے جس کے متعلق ارشاد باری ہوتا ہے۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔ اور حضور نے فرمایا ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی۔

معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی زندگی اللہ صاحب نے ایک باقاعدہ مستقل نظام کے ماتحت بنائی ہے۔ اگر اس نظام کے اندر رہ کر بسر کریگا تو فلاح یافتہ ہوگا۔ ورنہ گمراہ ہو جاویگا۔ آجکل مسلمانوں میں علاوہ اور بہت سی ناموزوں باتوں کے ایک بات اکثر یہ پائی جاتی ہے کہ وہ مغربی تہذیب کے از حد دلدادہ ہو گئے ہیں۔ اور اس مہلک جال میں پھنس کر اندھا دھند بے...

مغربیت کی تقلید کر رہے ہیں۔ عرصہ دس پندرہ سال سے تو اکثر مسلمانوں نے اس بات کو نہایت ہی ضروری خیال کر رکھا ہے کہ زندگی بیمہ کرانا ہر ایک فرد بشر کیلئے لازمی ہے۔ کاش ہمارے بھائی پیشتر اسکے کہ زندگی بیمہ کرائیں۔ دیکھ لیں کہ آیا یہ فعل شریعت کی رو سے کیسا ہے اور آیا اس قسم کا فعل ہمارے نبی کریم اور آپ کے پیارے اصحاب کرام یا کسی اور سلف صالح سے بھی ثابت ہے؟ وہ بھی تو دنیا میں رہ چکے ہیں انہوں نے بھی آل اولاد چھوڑی تھی۔ اگر کسی مسلم سے دریافت کیا جاوے تو کہا جاتا ہے کہ بیمہ نہ کرائیں تو کیا کریں آج مر جاویں تو بیوی بچوں کا پیچھے کس طرح گزارہ ہوگا۔ وہ زمانہ اور تھا یہ اور ہے۔ آجکل اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہیں کم از کم دو چار ہزار روپیہ تو گذر اوقات کے لئے چھوڑنا چاہئے۔ اس میں قباحت ہی کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔

افسوس مسلم بھی دیکھا دیکھی غیر مسلموں کے اپنے لئے وہی طریقہ نجات اور فلاح سمجھتے ہیں جو غیر مسلم تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ کافر اور مومن برابر نہیں ہو سکتے ان میں بعد المشرقین ہے۔ جب یہ بات ہے تو ہم کفار و مشرکین کی کیوں تقلید کریں ہمیں تو صرف وہ راستہ اختیار کرنا چاہئے جو ہادی برحق نے اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق ہمارے لئے تجویز فرما دیا ہے۔ جب نبی کریم اور آپ کے اصحاب نے زندگی بیمہ نہیں کرائی تھی تو آج چودھویں صدی کے مسلمانوں کو اس بات کی ضرورت کیوں محسوس ہو رہی ہے اس کے کئی ایک وجوہات ہو سکتے ہیں مگر دو سبب نہایت ہی اہم معلوم ہوتے ہیں۔ اول تو ہندوستان کے مسلمان دوسرے غیر مسلموں کی طرح مغربیت کے بے حد شیدائی ہو چکے ہیں۔ دوئم یہ کہ مسلمانوں نے اپنے پیشوا محمد رسول اللہ صلعم کے صحیح اور احسن طریقہ پر چلنا ترک کر دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ مسلمان بڑی سرعت سے چاہ ضلالت کے گڑھے میں دھنسے جا رہے ہیں۔

پیارے بھائیو! الیس اللہ بکاف عبدہ ، کیا اللہ تعالےٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟ اگر کافی ہے اور یقیناً کافی ہے تو پھر خدا کے لئے ذرا سوچو کہ آپ نے کونسا راستہ اختیار کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا۔ جب اللہ صاحب نے انسانوں بلکہ ہر جاندار کی روزی کا ذمہ اپنے اوپر لیا ہے۔ حتیٰ کہ پتھر کے اندر بھی کیڑوں کو روزی پہنچاتا ہے تو ہم کیوں اتنی بے صبری سے کام لیں۔ مسلمان کا یہ شیوا نہیں۔ مسلمان تو دنیا میں ہمت و استقلال کا پیکر بن کر آیا ہے کہ اپنے خالق کی رضا کے ساتھ ہر وقت راضی رہے۔ اپنی طرف سے اکل حلال پیدا کرنے کی ہر تن کوشش کرے۔ اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال پر جائز طور پر خرچ کرے۔ اللہ کی راہ میں بھی حسب توفیق خرچ کرے اور پھر جو کچھ بچ سکے اپنے بیوی بچوں کی ہنگامی ضروریات کیلئے بچائے۔ بچت حقیقی معنوں میں وہی ہے جو گاڑھے پسینے اور حلال کمائی میں سے ہو نہ کہ بیمہ کی ایک یا چند قسطیں ادا کرنے کے بعد مر جاوے تو اس کے پس ماندگان کو مفت میں دو چار ہزار روپیہ کی رقم مل جاوے۔ جس کے بیجا صرف کرنے میں ان کو ذرا بھی دریغ نہ ہوگا۔ فقط

اہلحدیث نامہ نگار کا مضمون واعظانہ حیثیت سے ہے استدلالی شکل میں نہیں ہے۔ آپ کو چاہئے تھا کہ پہلے بیمہ کی بابت رائے قائم کرتے کہ مذہبی ہے یا دنیاوی۔ مذہبی کہہ کر مذہبی دلائل پیش کرتے۔ جن سے نفی یا اثبات ہو سکتا۔ دنیاوی کہتے تو حدیث انتم اعلم بامور دنیاکم کے ماتحت اس کو قرار دیکر چھوڑ دیتے۔ نہ آپ نے وہ کیا نہ یہ کیا۔ تاہم آپ کا مضمون محض دلجوئی کے لئے درج کیا گیا ہے ورنہ مفید مطلب نہیں تھا۔

نامہ نگار حضرات مضمون لکھتے وقت پہلے اپنے مدعا کی تعیین کیا کریں اسکے بعد حسب دعویٰ دلائل پیش کیا کریں

مسدس

(نتیجۂ فکر۔ عبدالقیوم صاحب عاصی۔ لالہ موسیٰ۔ گجرات)

آ ذرا قصۂ ماضی میں سناؤں تجھ کو
زخم دل زخم جگر کھول دکھاؤں تجھ کو
تھی کبھی اوج پہ یہ عزت و شوکت تیری
ہم میں ہر ایک تھا دنیا سے نرالا جانباز
سب ہی یکجان تھے نہ تھا کوئی کسی کا غماز
اپنے اللہ کی نظر ہم پہ کریمانہ تھی
آج پژمردہ نظر آتا ہے بستانِ حدیث
مرد میدان تھا غازی تھا نگہبانِ حدیث
اب اخوت ہے نہ کچھ وحدت قومی باقی
چھوڑ غفلت کو حقیقت کا طلبگار تو بن
عاشقِ احمدِ مختار ہو دیندار تو بن
پھر زمانے کی پلٹ آئے وہ شان و شوکت
اے خدا مسلمِ خوابیدہ کو فرزانہ بنا
ساقیٔ کوثر توحید کا مستانہ بنا

عہد پارینہ کی پھر یاد دلاؤں تجھ کو
تیری روداد کہوں خون رلاؤں تجھ کو
ساری دنیا میں مسلّم تھی حکومت تیری
صاحب عز و شرف اور تھا سب سے ممتاز
اور دنیا کا موافق تھا ہر اک نغمۂ ساز
شان دنیا سے ہی کچھ اپنی جداگانہ تھی
آہ پہلے سے کہاں ہیں وہ فدایانِ حدیث
کیوں جمود آج یہ چھایا ہے۔ جوانانِ حدیث
ہے جو باقی تو فقط ایک یہی ناچاقی
اپنے معبود کا دل سے تو پرستار تو بن
پھر رضا جوئی حق کے لئے تلوار تو بن
ہر قدم پر ہو نچھاور ترے دولت عزت
شمع ملت کا ہر اک جان کو پروانہ بنا
شفتِ احمدِ مختار کا دیوانہ بنا

یہ دعا عاصیٔ محزوں کی ہو جائے قبول
حشر میں جا ہو میسر تہِ دامانِ رسول

فتاویٰ

س ۱۶۹ } دیہات والی شرک و بدعت میں مبتلا رہتا ہے۔ [illegible] زید قبر کی پوجا کرتا ہے۔ اب اگر یوں کہا جائے زید کو کہ تو مشرک جہنمی ہے تو کیا یہ خلاف ہوگا؟ بعض لوگ معترض ہیں کہ یوں نہ کہنا چاہئے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ زید مشرک ہے اور مشرک کے لئے جہنم ہے (عبد الحفیظ [illegible] ضلع الہ آباد)

ج ۱۶۹ } قبر کی پوجا کرنے والا یقیناً مشرک ہے۔ اس کو سمجھانے کے لئے احسن طریق اختیار کرنا چاہئے۔ یہ درست ہے کہ اس کو خطاب کر کے چڑانا اچھا نہیں ہے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ جو شخص یہ فعل کرے اور اس کا خاتمہ بھی اسی پر ہو وہ مشرک ہے ناقابل معافی ہے۔ واللہ اعلم!

س ۱۷۰ } لا الٰہ الا اللہ کی جو ضرب لگائی جاتی ہے اس کا ثبوت شریعت سے ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷۰ } ذکر کا یہ طریق مسنون نہیں ہے۔ بعض صوفیاء کا طریقہ ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۷۱ } کسی دوست یا عزیز کے لئے کوئی جانور مرغی وغیرہ پالی رہے کہ وہ آئیگا تو ذبح کر کے اس کو کھلائیں گے تو کیا یہ حرام ہے۔ حمائل شریف غزنوی کے حاشیہ میں آیت وما اھل کے ماتحت یہ عبارت لکھی ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ اگر کوئی شخص جان کی تعظیم کے لئے ذبح کرے وہ ذبح حرام ہے اور ذابح مشرک ہوگا [illegible] (سائل مذکور)

ج ۱۷۱ } مہمان نوازی کے لئے مرغا ذبح کرنا منع نہیں [illegible] آیا ہے کہ آنحضرت [illegible] [illegible] [illegible]

س ۱۷۲ } [illegible] ایک لڑکی [illegible] دو بیٹے بڑی ہے [illegible] تین [illegible] لڑکی کے [illegible] [illegible] والد کے ساتھ کاروبار [illegible] والد پانچ سال تک والد کی دکان پر اسی سرمایہ سے کاروبار کرتے رہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ان [illegible] کیونکر تقسیم ہوگا۔ والد مورث کے مرنے کے وقت کا ترکہ تقسیم ہوگا یا پانچ سال بعد کی آمد بھی ترکہ میں شمار ہوگی۔ تین بچوں کی شادی والد کر گیا۔ باقی کی شادی کا خرچ مشترکہ جائداد سے نکلیگا یا خاص ان کے حصے سے؟ (محمد شفیع از سیالکوٹ)

ج ۱۷۲ } والد کے بعد جو ترکہ رہا تھا وہی ان دو لڑکوں کے کاروبار کے لئے سرمایہ تھا۔ اس لئے اس کا نفع بھی ترکہ میں داخل ہوگا اور کام کرنے والے دو لڑکوں کو حق الخدمت کے طور پر حسب دستور اجرت ملے گی یا جو کچھ وہ اپنی ضروریات کے لئے لے چکے ہیں وہی ان کا حق ہوگا۔

بالغوں کی شادی پر جتنا خرچ ہوا ہے اسی انداز سے نابالغوں کی شادی کے لئے خرچ نکالا جائیگا حدیث شریف میں ہے اعدلوا فی اولادکم الحدیث اللہ اعلم! (ع، ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۷۳ } سرخ کپڑا پہننا عند الشرع جائز ہے یا نہیں؟ جواب جواز یا عدم جواز کی صورت میں مدلل ہونا چاہئے۔ (عبد اللہ خان از آگرہ)

ج ۱۷۳ } سرخ رنگ کے کپڑے پہننے میں اختلاف ہے۔ کسمبے کا رنگ بالاتفاق ناجائز ہے۔ دوسرے سرخ میں اختلاف ہے۔ اس مسئلہ کی کسی قدر تفصیل سفر السعادت میں ملتی ہے۔ سائل دیکھ سکتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۷۴ } ایک صاحب [illegible] [illegible] کے وقت [illegible] [illegible] [illegible]

اور اس وقت میں [illegible] آواز سے درود شریف پڑھتے [illegible] بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں کیا [illegible] ہے یا نہیں؟ (مولوی [illegible] ضلع شاہجہان)

ج ۱۷۴ } نماز کے بعد درمیانی آواز سے ذکر کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں ہم بعد نماز تکبیروں کی آواز سن کر خیال کرتی تھیں کہ اب نماز ختم ہوئی ہے۔

س ۱۷۵ } اگر قبر والے بزرگ سے دعا مانگی جائے کہ میرے لئے خدا تعالےٰ سے دعا کرو۔ کیا وہ ہماری دعا قبر کے نزدیک سنتے ہیں یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷۵ } اہل قبور زندوں کی آوازیں نہیں سنتے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ وما انت بمسمع من فی القبور تو قبر والوں کو سنا نہیں سکتا

س ۱۷۶ } ایک صاحب فرماتے ہیں۔ تیجا۔ جمعرات۔ چالیسواں وغیرہ جائز ہے۔ کیونکہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کے رسالہ جواز میں لکھا ہوا ہے۔ کیا واقعی شاہ صاحب نے یہ مسئلہ کسی رسالہ میں اس طرح لکھا ہوا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷۶ } مروجہ طریق پر تیجا، چالیسواں وغیرہ کرنا رسوم قبیحہ میں داخل ہے۔ ہمیں معلوم نہیں شاہ رفیع الدین صاحب نے کسی رسالہ میں اس کے متعلق کچھ لکھا ہو۔ اللہ اعلم!

ضروری اطلاع۔ استفتاء پوچھنے والے حضرات کو چاہئے کہ ہر سوال کے جواب کے لئے کم از کم ایک پیسے کا ٹکٹ برائے "غریب فنڈ" بھیجا کریں۔ ورنہ عدم جواب کی شکایت فضول ہوگی۔ "غریب فنڈ" سے نادار اہلحدیث طلباء کے نام اخبار "اہلحدیث" جاری کیا جاتا ہے۔ (مفتی اخبار اہلحدیث)

فتاویٰ [illegible] [illegible] [illegible]

ahmadimuslim.de

متفرقات

جمعیت تبلیغ اہل حدیث کی برکات دینا نگر میں | جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے مخلص کارکن مولوی محمد عمر صاحب ۲۲ مئی سن رواں کو دینا نگر پہنچے اور وہاں آپ نے ۱۲۔ جون تک قیام کیا۔ اسی اثنا میں توحید و سنت پر محلہ محلہ وعظیں ہوتی رہیں۔ سامعین بکثرت شامل ہوتے اور محظوظ ہوتے رہے۔ اسی اثنا میں ۱۱۔ جون ۱۹۳۹ء کو شیعوں کی طرف سے دلدل نکالی گئی جو بڑے اہتمام سے نکالی جایا کرتی تھی۔ مگر اس دفعہ مولوی صاحب موصوف کی پر اثر تقاریر کے اثر سے دلدل کا مجمع بارونق نہ ہو سکا۔ اہل سنت (حنفی اہل حدیث) افراد نے شمولیت نہیں کی۔ یہ تمام جمعیۃ تبلیغ کی برکتیں ہیں۔ خدا بانیان کو جزا دے اور جمعیۃ کی بنیادیں مستحکم کرے۔ آمین! (راقم:- یکے از شرکاء مجالس)

(نوٹ) احباب اہل حدیث کا فرض ہے کہ ایسے مفید ادارے کی اعانت میں حتی الوسع دریغ نہ کریں اور اس کے ممبر بن کر خود بھی تبلیغی کاموں میں حصہ لیں (خاکسار:- عبد اللہ ثانی ناظم)

رسالہ دینیات | مصنفہ سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ ضخامت ۱۸×۲۲/۸ سائز کے ۱۴۰ صفحات۔ قیمت ۱۰/ مع محصول ڈاک ۱۲/ ملنے کا پتہ:- دفتر رسالہ ترجمان القرآن۔ ملتان روڈ لاہور

اس رسالہ میں مصنف موصوف نے اسلام اور کفر کی حقیقتوں کا مقابلہ کرکے ایمان کی تعریف اور اس کے اقسام۔ نبوت کی حقیقت۔ نبوت محمدیہ کا ثبوت۔ اور ختم نبوت پر دلائل۔ عبادت کی تعریف اور اقسام (نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ) وغیرہ اسلامی عقائد و اعمال کو عالمانہ اور محققانہ انداز میں بیان کیا ہے۔

ضرورت اخبار اہلحدیث | خاکسار اخبار اہلحدیث کا بے حد شائق ہے۔ مگر بوجہ تنگدست ہونے کے قیمتاً بالکل نہیں خرید سکتا۔ احباب خیر میں سے کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار جاری کرا دیں۔

راقم:- فیض محمد اہل حدیث ولد ماسٹر امداد صاحب مرحوم ٹھوں محمد شاہ گوہر متصل ڈاکخانہ ضلع حیدرآباد سندھ

اعلان | رنگون میں کسی عطر فروش نے ۶۸ روپیہ برائے پسران خود مجھے دیئے تھے۔ میری نوٹ بک میں پتہ محفوظ نہیں رہا۔ اس نوٹ کو پڑھ کر مجھے وہ صاحب پتہ دیکر روپے واپس منگالیں۔ (خادم:- حافظ گوہر دین سابق واعظ اہل حدیث کانفرنس موضع وہک ڈاکخانہ جاگووال ضلع گورداسپور)

فیصلہ مرزا بنگالی میں | فیصلہ مرزا بنگالی زبان کے چند نسخے دفتر میں موجود ہیں۔ بنگالی زبان جاننے والے ۶ پائی محصول ڈاک بھیجکر مفت طلب کرلیں۔ (منیجر)

شکائت ومعذرت

معذرت۔ شائقین رسائل برکات محمدیہ وتبلیغ اہل حدیث حیران و پریشان ہونگے کہ بہت عرصہ سے رسائل شائع نہیں ہوئے۔ لیکن اس کی دو وجہیں ہیں۔ اول یہ کہ دو ماہ اپریل اور مئی عام طور پر جلسوں کی شمولیت کے سبب سفر میں گزرے۔ اب بتقاضائے عمر بیہودہ کیلئے ضعف کا زمانہ ہے۔ دوسری وجہ یہ کہ اہلحدیث مورخہ ۳۱۔ مارچ ۱۹۳۹ء میں لکھ دیا تھا کہ برکات محمدیہ کے خریدار نئے سال کے لئے معمم چندہ بھیجدیں۔ اس تحریر کی تعمیل بہت کم لوگوں نے کی۔ اس لئے رسالہ جاری کرنے میں تامل رہا۔

شکائت:- بعض احباب متفرق رسالے مثلاً رسائل ثلاثہ یا البلاغ المبین طلب کرتے وقت تحریر کرتے ہیں کہ قیمت کے ٹکٹ مرسل ہیں۔ لیکن ان کی چالاکی یا سہو کی وجہ سے ٹکٹ لفافہ میں سے برآمد نہیں ہوتے۔ ایسے لوگوں کو اگر رسائل مطلوبہ نہ پہنچیں تو وہ سمجھ لیں کہ انکی چالاکی کارگر نہیں ہوئی۔ اور جنہوں نے ٹکٹ بھیجدیئے ہوں وہ ایسا خیال نہ کریں۔ بیماری یا کثرت اشتغال کی وجہ سمجھ لیا کریں۔

حالات حاضرہ:- اب خدا کے فضل سے عنقریب برکات محمدیہ۔ تبلیغ رسالت اور تبلیغ اہل حدیث کے سلسلہ میں رسالہ اظہر خصائل ایمان۔ حدیث الایمان بضع وستون شعبۃ کی شرح جس لکھا اور امید ہے کہ اس کے ساتھ ایک اور مفید رسالہ ایمان کو ضیا [illegible] شائع ہوگا۔ شائقین انتظار کرنے کی بجائے [illegible] لئے اور تبلیغ اہل حدیث [illegible] منی آرڈر ارسال کردیں۔ رسالہ کی کتابت جاری ہے۔ انشاء اللہ طبع ہوجانے پر ان اصحاب کی خدمت میں جن کی قیمت وصول شدہ ہوگی۔ بھیج جائیگا۔ سالانہ خریداروں کو یہ رسالہ ارزاں اور متفرق خریدنے والوں کو گراں پڑیگا

۲۔ تفسیر سورہ کہف کی کتابت بھی اوائل ماہ اپریل سے بوجہ مذکورہ بالا بند ہے۔ رسالہ "اظہر خصائل ایمان" کی کتابت ہو چکنے کے بعد انشاء اللہ تفسیر کی کتابت شروع کردی جائیگی۔

عبدہ:- محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔ ۱۳/۶

مقدمہ سے بریت | میرے خلاف زیر دفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ چار ماہ کے بعد اے۔ ڈی۔ ام صاحب نے مجھ کو باعزت بری کردیا الحمد للہ! ملک عبد العزیز از ملتان۔ (مبارک)

اشاعت فنڈ | ڈاکٹر برکت علی صاحب آبادان سے حافظ محمد شریف صاحب سیالکوٹ عہ

اہل حدیث کانفرنس | کے لئے از ڈاکٹر صاحب موصوف ۶

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب | ڈاکٹر صاحب مذکور ۶

یاد رفتگاں | خاکسار کی بھانجی جو صفات موصوفہ خوش اخلاق تھی۔ نوعمری میں ہی پانچ خورد سال بچے چھوڑ کر انتقال کرگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (مولوی محمد ایوب از نیلگری)

ایضاً۔ میرا اکلوتا بیٹا محمد یوسف ۹ سال کی عمر میں بعارضہ تپ انتقال کرگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (محمد زکریا سٹیشن ماسٹر ریہ خاص ضلع سیالکوٹ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھما وارحمھما

قابل توجہ جماعت اہل حدیث کشمیر | خاکسار جملہ اصحاب اہل حدیث ساکنین ریاست کشمیر [illegible] باادب درخواست کرتا ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہوسکے ہم کو اپنی جماعتی تنظیم کی طرف [illegible]

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

تبرا ایجی ٹیشن کے متعلق گاندھی جی کی رائے

شیخین کی کرامت

لکھنؤ میں شیعوں نے تبرا ایجی ٹیشن کے ذریعہ جو اودھم مچا رکھا ہے۔ اس کے متعلق اسلامیان ہند کافی واویلا کر چکے ہیں۔ مگر وہ اپنے مزعومہ تعبدی فعل سے باز نہیں آتے۔ باوجود اتنی شورش کے حکومت یوپی اس بارے میں خاموش ہے۔ ہم نے اس پر کافی عرصہ غور کیا کہ یوپی میں جبکہ حکومت کانگرسی ہے (جس کو کسی فرقہ سے خاص تعلق نہیں ہے) پھر اتنی تاخیر کیوں ہو رہی ہے کہ قریباً دس ہزار سے زائد شیعہ جیلخانوں میں چلے گئے ہیں اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ تاہم وزارت یوپی اس پر کوئی توجہ نہیں کرتی۔ آخر سوچتے سوچتے ہمارے دل میں ڈالا گیا کہ اس کی تہہ میں گاندھی جی کا وہ اعلان ہے جو کانگرسی وزارت کے قائم ہوتے ہی ہوا تھا۔ انہوں نے کانگرسی وزراء کو ہدایت کی تھی کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کی چال پر چلنا۔

جس صورت میں کانگرسی رہنماؤں نے ابتداء ہی میں اعلان کر دیا ہے تو آپ وہی لوگ ایسے چار شخصوں کے حق میں تبرا گوئی کی اہانت [illegible] سکتے ہیں۔ اس واقعہ کو ہم نے جب [illegible] گہری نظر سے دیکھا تو ہمیں شیخین [illegible] کی کرامت کا یقین ہو گیا۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ عالم الغیب خدا کے علم میں تھا کہ [illegible] شیخین [illegible] کے حق میں تبرا [illegible] خدا نے عالم الغیب [illegible] اعلان کروا کے [illegible] شیخین کی [illegible]

حکومت کی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے گویا یہ پیش بندی کی گئی تھی۔

اخبار "شیعہ" لاہور نے انجمن [illegible] تقیہ [illegible] کو گاندھی جی [illegible] کی رضا مندی ظاہر کی گئی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ رضامندی واقعی تصفیہ کرانے کے لئے ہے تو "شیعہ" کا ایڈیٹر اور نامہ نگار گاندھی جی کی رائے (جو اوپر مرقوم ہے) کو غور سے پڑھیں اور ہماری گذارش پر توجہ کریں۔

جو بالفاظ شیخ سعدی مرحوم یہ ہے ؎

نام نیکو رفتگاں ضائع مکن

تا بماند نام نیکت برقرار

تبرا ایجی ٹیشن کے متعلق کمانڈر خاکساران کا جنگی نوٹس

ماسٹر عنایت اللہ خان مشرقی بانی تحریک خاکسار نے اعلان کیا ہے کہ:-

ہمارے نزدیک دونوں فریق باغی ہیں۔ ۳۰ جون تک اگر انہوں نے آپس میں کوئی سمجھوتہ نہ کیا تو ہم خاکسار زبردستی اس کا فیصلہ کر دینگے۔

یہ نوٹس فریقین کے تین تین شخصوں کے نام ہے جن کے نام نہیں بتائے گئے۔ (الاصلاح ۱۶ جون)

کیا یہ وہی فیصلہ ہے جو پہلے طبقے میں تین سرکردہ اصحاب (عمرو بن عاص، معاویہ اور علی رضی اللہ عنہم) کے حق میں ہوا تھا۔

ہماری دعا ہے کہ یہ فیصلہ اسلام اور اہل اسلام کے حق میں مفید ہو۔

امرتسر دیاوش بخیر

کوئی زمانہ تھا کہ امرتسر کو گرووں کی نگری سمجھ کر پوتر استھان (پاک مقام) تصور کیا جاتا تھا۔ اب تو یہ حال ہے کہ کوئی ہفتہ خالی نہیں جاتا کہ یہاں تبھی کوئی ایک فساد نہ ہوتا ہو۔ گزشتہ ہفتے [illegible] کے [illegible] کی خبر [illegible] اخبار [illegible]

[illegible]

حوالے کیا گیا۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ایک ہندو پر حملہ آور ہوا تھا۔ مختصر یہ ہے کہ ایسے [illegible] دونوں قوموں کے اوباش لوگ پیدا کرتے ہیں۔ جو نہ ہندو ہیں نہ مسلمان بلکہ وہ ہندو دھرم اور دین اسلام کو بدنام کرنے والے ہیں۔ جو لوگ ان کی حمایت میں کھڑے ہو کر ان کی باہمی لڑائی کو قومی لڑائی قرار دیتے ہیں۔ وہ اصل میں وہی لوگ قصوروار ہیں۔

پہلے کبھی ہم سنا کرتے تھے کہ پشاور میں آئے دن خون ریزی ہوتی ہے۔ امرتسر کے متعلق اگر ہم اپنی رائے ظاہر کر دیں کہ اس کام میں امرتسر پشاور سے بڑھ گیا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ مختصر یہ ہے کہ امرتسر کی حالت پر یہ شعر چسپاں ہے ؎

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں

ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

بلدیہ امرتسر

۱۲ جون کو امرتسر میں بھنگیوں نے اپنے حقوق کے سلسلہ میں بلدیہ امرتسر سے اختلاف کی بنا پر ہڑتال کر دی۔ اس کا نتیجہ وہی ہوا جو مولانا حالی مرحوم نے لکھا ہے ؎

ہو میلا جہاں کم ہوں دھوبی اگر سب

چلے جائیں مہتر تو گندے ہوں گھر سب

مگر امرتسر کی بلدیہ اور پولیس کی سعی بلیغ سے یہ ملال جلد رفع دفع ہو گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ بھنگیوں نے بھی وہ ادھم مچایا تھا کہ اس کے نتیجہ میں ان کو جتنی تکلیف ہوتی کم تھی۔ صرف کام ہی نہیں چھوڑا بلکہ افسران بلدیہ اور پولیس پر کیچڑ پھینکا اور گالیاں دیں جس کی پاداش میں ان پر مقدمات چلائے جائینگے۔ امرتسر کے حکام سے ہماری درخواست ہے کہ [illegible] ہمدردی سے [illegible] لوگوں کے بہکانے میں [illegible] کو سزا دلوانے کی بجائے معاف کر دینا بہتر ہے۔ [illegible]

[illegible]

ویل للعالم من شر قد اقترب

حدیث شریف میں اس مقولہ کے الفاظ یوں آئے ہیں

ویل للعرب من شر قد اقترب

عرب میں آئندہ جو فتنے برپا ہونے والے تھے آنحضرت صلعم کو کشفی طور پر دکھائے گئے تھے۔ انہیں کی طرف اشارہ کرکے آپ نے فرمایا کہ عرب کے حال پر افسوس ہے اس کے فتنے قریب آگئے ہیں۔"

ہم نے عرب کی بجائے لفظ "عالم" رکھا ہے۔ کیونکہ جس فتنے کا ہمیں اندیشہ ہے وہ عرب سے مخصوص نہیں ہے۔ کیونکہ یہ فتنہ کل عالم یعنی سارے جہان کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا۔ ۱۷ جون سے گرم گرم خبریں آرہی ہیں کہ جاپان اور برطانیہ کا باہمی تعلق خراب ہوتا جارہا ہے۔ جس کی ظاہری صورت یہ بتائی جاتی ہے کہ جاپان نے برطانیہ کے چینی علاقہ پر سخت پابندیاں لگا دی ہیں۔ جن کو برطانیہ گوارا نہیں کرتا۔ یہاں تک خبر آچکی ہے جاپانی کمانڈر نے برطانوی افسروں کو اس سلسلہ میں ملاقات کی اجازت نہیں دی۔ جو دراصل حکومت برطانیہ کی توہین ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ جاپانی کمانڈر کا ایسا کرنا اس کی ذاتی رائے سے نہیں ہوگا۔ بلکہ حکومت جاپان کے ایماء سے ہوگا۔ جاپانی اخبارات نے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ جاپان برطانیہ کی گیدڑ بھبکیوں سے مرعوب نہیں ہوگا۔

جاپانی حکومت نے یہ ایماء غالبًا اپنے حلیفوں (اٹلی اور جرمنی) کے مشورہ سے کیا ہوگا۔ "اہلحدیث" نے کبھی سیاست دانی کا دعویٰ نہیں کیا۔ تاہم اس کے خیال میں آتا ہے کہ جاپانی پارٹی کو یہ حوصلہ غالبًا روس کے رویہ سے ہوا ہے جو اس نے برطانیہ کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔ ہم نے گذشتہ پرچہ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا تھا کہ یورپ میں امن یا جنگ کا دارومدار روس کی شرکت یا عدم شرکت پر ہے برطانیہ نے جاپان کو تجارتی بائیکاٹ کی دھمکی دی ہے اس کے جواب میں اس نے بھی ایسا ہی کہا ہے اہل سیاست جانتے ہیں کہ ایسی دھمکیاں نتیجہ ہوتی ہیں۔ جن کا نتیجہ وہی ہوتا ہے جو اہل عرب میں مشہور ہے کہ "آخر الحیل السیف" (مشکلات کے سلجھانے کا آخری حیلہ تلوار ہے۔)

خبروں کی نوعیت مگر جو دہی جو ایک دو دن سے ہے تو شاید اس ہفتے کا اہلحدیث ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچنے تک جنگ شروع ہوجائے۔ ہم اہل حکومت برطانیہ کی طرف سے جاپان کو شیخ سعدی مرحوم کے الفاظ میں متنبہ کرتے ہیں ؎

اگر صلح خواہی نہ خواہیم جنگ
اگر جنگ خواہی نہ باشد درنگ

میڈیکل سکول امرتسر میں مخلوط تعلیم

کے متعلق انتظامات

۱۹۳۲ء میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ صوبہ میں زنانہ ڈاکٹروں کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لئے میڈیکل سکول امرتسر میں مخلوط تعلیم رائج کی جائے۔ دراصل یہ تجربہ کے طور پر شروع کی گئی تھی۔ لیکن طالبات کی طرف سے اس کا بہت زیادہ خیر مقدم کیا گیا۔ چنانچہ شروع میں داخلہ کے لئے ان کی تعداد ۱۰ مقرر کی گئی تھی۔ جسے بعد ازاں ۱۵ تک بڑھا دیا گیا۔ گذشتہ سال آنریبل وزیر تعلیم سکول کے معائنہ کے بعد انتظامات سے اس حد تک متاثر ہوئے کہ آپ نے حکم صادر فرمایا کہ داخلہ کے لئے طالبات کی تعداد ۲۵ مقرر کر دی جائے یہ امر موجب مسرت ہے کہ اس وقت سکول مذکور میں ۷۰ طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ جن میں سے ۳۹ ہندو۔ ۱۹ مسلمان، ۱۷ سکھ اور ایک عیسائی ہے۔

طالبات کے قیام کو زیادہ آرام دہ بنانے کیلئے حکام انتظامیہ نے ان کے لئے ایک پرائیویٹ ہوسٹل کھول دیا۔ جو کہ اپر ٹو اصولوں پر چلایا جارہا ہے۔ ایک یورپین خاتون کی زیر نگرانی پردہ کے متعلق انتظامات کئے گئے ہیں۔ یہ ہوسٹل لیکچرار ان اور ڈبہ ... پر مشتمل ایک کمیٹی کے زیر انتظام ... طریق پر کام کر رہا ہے۔

طالبات کو سہولتیں بہم پہنچانے کے سلسلہ میں ایک اور خصوصیت ... مستحق امیدواروں کو وظیفے دئیے جاتے ہیں اور ... کی فیس معاف کر دی جاتی ہے وظیفے مندرجہ ذیل ... سے حاصل کئے جاتے ہیں

۱۔ کاونٹس آف ڈفرن فنڈ۔

۲۔ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب

۳۔ سر گنگا رام ٹرسٹ سوسائٹی لاہور۔

۴۔ سر میلکم ہیلی میموریل سرپلس ٹرسٹ فنڈ۔

۵۔ مختلف مقامی جماعتیں۔

(لاہور ۱۵۔جون ۱۹۳۹ء۔ محکمہ اطلاعات پنجاب)

اخبار الجمعیۃ سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت

اخبار الجمعیۃ ہندوستان کی ایک بہت بڑی مذہبی جماعت کے ادارے کی آواز ہے۔ اس کا دوبارہ اجرا اور اس کا احیاء اس پر موقوف ہے کہ اس کے پاس کم از کم پانچ ہزار روپیہ ہوں۔ اخبار الجمعیۃ جس جماعت کا آرگن ہے اس جماعت کے افراد اگر اپنے اثر و رسوخ کو کام میں لائیں تو اس رقم کا چند دن میں جمع ہوجانا کوئی بڑی بات نہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ مسلمانوں نے جس طرح نازک سے نازک دور میں جمعیۃ علماء کو زندہ رکھنے کی کوشش کی ہے اس موقع پر بھی وہ اپنی دریادلی کا ثبوت دیکر مذہبی جماعت کے واحد آرگن کو زندہ رکھنے کی کوشش کریں گے۔

(فقیر احمد سعید ناظم جمعیۃ علماء ہند۔ گلی قاسم جان دہلی)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

یہ مختصر لوسالہ ... سٹوڈنٹس کی یونین آف اسلامز کا ...

ترجمہ۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرقی قریبہ میں مغربی سیاست۔ بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی ... ان سب کی بنا پر آئندہ کے امکانات ... قیمت ... ملنے کا پتہ ...

زوال مسلم ... ملاطون ہند ... مسلمانوں کی تباہی (۴۴۴) ...

مومیائی

معدہ علمائے اہلحدیث و خریداران اہلحدیث۔
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔ کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔
بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ۸/ آدھ پاؤ ۱۵/ ۔ پاؤ بھر ۲۸/ مع محصول ڈاک
علاوہ قیمت محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اعلیٰ بر ایک پاؤ
کی قیمت مع محصول ڈاک ۱۲/ پیشگی بذریعہ منی آرڈر ہی
ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادتیں

جناب عبد الرزاق و سکھن صاحبان ٹانڈہ ۔۔۔
ہم نے کئی بار مومیائی مختلف پتہ سے منگائی ہے مفید ثابت
ہوئی ۔۔۔ مہربانی کر کے پاؤ مومیائی عبد العزیز عبد الرحیم
صاحبان کے نام جلد ارسال فرمائیں۔ (۱۰ مئی ۱۹۳۹ء)
جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ۔۔۔
قبل ازیں مومیائی کئی ایک مرتبہ منگا چکا ہوں بفضل
ایزدی تجربہ سے ۔۔۔ اس میں شک نہیں کہ
یہ مومیائی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے ۔۔۔
۔۔۔ جس نے استعمال کی ۔۔۔
[illegible]
منگوانے کا پتہ ۔ حکیم محمد مسعود خان
[illegible]

کیا آپ نے ابھی تک جیبی حکیم نہیں دیکھا؟

جیبی حکیم ایک ایسی مختصر جامع طبی کتاب ہے جو سرتا پیر تک کے تمام امراض پر حاوی ہے اور جس میں جملہ امراض کے اسباب، ان کی علامات اور تشخیص پر نہایت شرح و بسط سے روشنی ڈالی گئی ہے اور پانچسو عنوانات کے ماتحت ہر بیماری کے مجرب سے مجرب یونانی اور ڈاکٹری نسخے لکھے گئے ہیں۔ جو یقیناً آپ کو کہیں اور نہ ملیں گے۔

جیبی حکیم ہی ایک ایسی کتاب ہے جس میں ایک ہزار سے زائد یونانی اور ڈاکٹری نسخے درج ہیں۔ تاکہ اگر آپ دیسی علاج کرنا چاہیں یا ڈاکٹری سے مستفید ہونا چاہیں تو ایک ہی کتاب سے دو نو فائدے حاصل کر سکیں ملک کے مشہور طبیبوں کا تجربہ۔ کارکنوں کا یہ بیان ہے کہ ہر لکھے پڑھے گھر میں اس کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ جیبی حکیم کا ایک ایک نسخہ یقیناً سو سو روپے کا ہے جو سالہا سال کے تجربہ کے بعد درج کیا گیا ہے۔

جیبی حکیم ہی ایک ایسی کتاب ہے جو دیہات اور قصبات میں رہنے والوں کے لئے مستقل حکیم اور ڈاکٹر کا کام دیتی ہے اور ہر آدمی خواہ اس کے مطالعہ سے اچھا خاصہ حکیم بن سکتا ہے۔ خصوصاً ائمہ مساجد و مدرسین کے لئے تو از حد مفید ہے۔ ان تمام لکھے پڑھے لوگوں کو جنہیں عوام سے سابقہ پڑتا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ جیبی حکیم کیا ہے گویا دریا کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ جو آپ کے لئے یقیناً ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔

لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ قیمت مجلد مطلا عہ۔ محصول ڈاک ۶/
منگوانے کا پتہ:۔ مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۱۲/
غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں
کا ہدیہ سات روپے
فی جلد ۲/

ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث
میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
[illegible]

مفت ۹/

قوت رجولیت کی لاجواب گولیاں اور کتاب
مفت۔ محصول ڈاک کے لئے ڈیڑھ آنے کے
ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیے۔
(منگوانے کا پتہ)
مینیجر دار الکتب اینڈ دواخانہ محمود طبی
فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

آل انڈیا نمائشوں میں اعلیٰ انعام حاصل کرنے والی
فلیوریا امساک ۔۔۔
جیبی ۔۔۔ امتحان شدہ گورنمنٹ ۔۔۔
۔۔۔ ان تقاضائے حاجت ۔۔۔۔۔۔ کے بغیر نہیں رہ
سکتا۔ وقت ضرورت ۔۔۔ پانچ منٹ پیشتر کھائیں۔
ناقابل برداشت طاقت ۔۔۔
جسمانی کمزوری کی دشمن۔ ۳۲ گولیاں ۔۔۔
پتہ:۔ فلیوریا کیمیکل ورکس ۔۔۔ فیروز پور پنجاب

مشتہرین کو ہندوستانی جڑی بوٹیوں پر ایک عظیم کتاب شائع ہو کر آگیا

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

(مؤلفہ عالیجناب حکیم مولوی محمد عبداللہ صاحب بھوکی)

بے شمار جڑی بوٹیاں۔ جن کو ہم اپنی لاعلمی کی وجہ سے روزانہ پاؤں تلے روندتے پھرتے ہیں۔ در حقیقت وہ بیاد فوائد کو اپنے اندر پنہاں رکھتی ہیں۔ جن کو فیاض حقیقی نے بے شمار انعامات سے مالامال کیا ہوا ہے وہ انعامات جن کے دو چار کے علم ہو جانے سے سنیاسی لوگوں کی دنیا میں دھاک بندھی ہوئی ہے۔ جن کو وہ اپنے بیٹوں کی طرح پوشیدہ رکھتے ہیں۔ جن کو وہ سالہا سال کی خدمتوں کے بعد بھی بتانا نہیں چاہتے۔ اس قسم کے صدہا راز اس کتاب میں مفصل لکھے گئے ہیں۔

ہر ایک بوٹی کے وہی خواص بیان کئے گئے ہیں جو کہ تجربہ پر مثل اکسیر ثابت ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر ایک بوٹی سے ہونے والے کشتہ جات کی بھی صحیح ترکیبیں صاف صاف لکھ دی گئی ہیں۔ طرز تحریر اس قدر شستہ اور مقبول ہے کہ گویا استاد اپنے شاگردوں کو مہربان ہو کر اپنی زبان سے نسخہ جات بتا رہا ہے۔

بوٹی کا حلیہ، نام، مقام پیدائش لکھنے کے علاوہ تمام تصاویر فوٹو بلاک سے طبع کرائی گئی ہیں جس پر گو روپیہ تو پانی کی طرح بہایا گیا ہے مگر اس کی بتی اور پھول وغیرہ اس کی حالت اصلی میں نظر آ رہے ہیں قیمت تین روپے (سے) علاوہ محصول ڈاک۔ اس کے حصول کیلئے آج ہی لکھیں ورنہ اشاعت ثانی کا انتظار کرنا پڑے گا۔

انقلاب افغانستان

کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو آپ تازہ تصنیف

زوال غازی

ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں سابق شاہ افغانستان امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات، ملک کے سوشل اور آئین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو لے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان کہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ (اسلامی سلطنت) ہے جس کے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت [illegible] کے صفحات۔ اصل قیمت تین روپے۔ [illegible] قیمت [illegible] کتابت طباعت اور کاغذ عمدہ۔

ہندوستان کی غربت کو دور کرنیوالی کتاب

گنجینہ روزگار

اس کتاب میں ایسی آسان دستکاریاں اور مالامال کر دینے والے ہنر درج ہیں۔ جن کو دیکھ کر کم از کم ایک سو روپے ماہوار بخوبی کما سکتے ہیں۔ لطف یہ کہ نہ بڑے سامان کی ضرورت ہے اور نہ سرمایہ کی فکر۔ ان کا سمجھنا اور عمل کرنا اس قدر آسان ہے کہ معمولی لیاقت کا شخص بھی بغیر استاد کی مدد کے کئی قسم کے ہنر خود بخود سیکھ سکتا ہے۔ چونکہ تمام ہنر پہلے مصنف نے پہلے خود تجربہ کر کے درج کئے ہیں۔ اس نے سب اس خوبی سے بیان کئے ہیں کہ کسی دستکاری کے شروع کرنے میں کے متعلق مزید تحقیقات کی ضرورت نہ رہے گی۔ بڑی ہی مفید کتاب ہے۔ قابل دید ہے قیمت ۱۲؎

مندرجہ بالا کتب منگوانے کا پتہ

مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

مصنفہ حضرت مولانا اسماعیل

تقویۃ الایمان

شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی۔ مع تذکرۃ الاخوان و رسالہ رد الاشراک و رسالہ اتباع سنت، وخط مولانا شہید و فتویٰ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم۔ قیمت ۸؎

صراط مستقیم

یہ کتاب مولانا شہید رح نے علم تصوف کے بیان میں بزبان فارسی لکھی تھی۔ جس کا ترجمہ اب اردو میں کر دیا گیا ہے کتاب کی خوبی مولانا کے نام سے ظاہر ہے۔ قیمت عہ

فتاویٰ نذیریہ

حضرت میاں صاحب مولانا سید نذیر حسین دہلوی رح کی تمام عمر کے ہر قسم کے فتاویٰ کا مجموعہ دو ضخیم جلدوں میں۔ ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔ قیمت بجائے پانچ روپے کے تین روپے۔

سجدہ تعظیم

اس رسالہ میں قرآن و حدیث کی روشنی سے واضح کر دیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر اللہ کے واسطے ہرگز جائز نہیں۔ ۶/

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا ابو یحییٰ محمد صاحب شاہجہانپوری مرحوم۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد دوسری کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ تقلید پرستوں کی تردید میں بے نظیر ہے۔ قیمت ۸؎

الآثار المتبوعہ لرد اعلام المرفوعہ

مؤلفہ مولانا محمد عبداللہ صاحب شوق۔ اہل حدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ رسالہ ہذا میں مخالفین کے تمام دلائل کا قلع قمع کر کے ثابت کر دیا ہے کہ طلاق ثلاثہ ایک ہی ہوتی ہے۔ قیمت ۸؎

[illegible]

مصنفہ مولوی [illegible] صاحب [illegible] دیگر [illegible] ضروری مسائل متعلق [illegible]۔ قیمت ۸؎

طبی جواہرات کوڑیوں کے مول

مجربات جیلانی عہ	کلید حکمت عہ	نشاط زندگی عہ	طبی فارماکوپیا ۱۲ر	کنز المجربات	کنز المرکبات عہ
کنز المفردات عہ	صحیفہ رحمت عہ	طبی چٹکلے عہ	جڑی بوٹیاں	دیہاتی حکیم ۱۲ر	پاکٹ ڈاکٹر عہ
گنجینہ روزگار عہ	علاج الغرباء	پیٹنٹ ادویات عہ	مسیحائی گوہر طب عہ	خواص بادام	خواص پیاز
خواص نمک ۲ر	خواص گیکوار ۹ر	خواص پھٹکڑی عہ	خواص برگد ۴ر	خواص پیپل ۴ر	خواص آک عہ
خواص انار ۴ر	خواص ریٹھا ۶ر	خواص [illegible]	خواص کیکر ۴ر	خواص نیم ۶ر	خواص [illegible] ۶ر
خواص دودھ ۸	خواص [illegible] ۴ر	خواص تربوز	خواص لہسن ۴ر	خواص دھتورا	خواص ارنڈ
خواص لیموں ۸ر	خواص اندرائن	خواص گاجر	خواص مولی ۵ر	خواص ہلدی ۳ر	[illegible]اص مرچ
خواص کشنیز ۳ر	[illegible]اص مہندی	خواص کوڑی ۶ر	خواص سیب ۳	خواص انگور ۵ر	[illegible]اص سنگترہ ۳

(۴۶۹)

کتب عملیات — کتب لغت وصرف نحو وغیرہ

شفاء العلیل ۸ر	کتاب التعویذات ۶ر	کافیہ (عربی)	شافیہ (عربی) عہ	ادب العرب ۴ر	کتاب [illegible] صرف
حکمت افلاطون ۶ر	اعمال قرآنی ۸ر	کتاب النحو ۸ر	عربی بول چال ۱۲ر	فارسی بول چال	نجوم الفرقان عہ
قرآن کے عملیات ۸ر	[illegible] آیات	نجوم القرآن عہ	فیروز اللغات	کریم اللغات ۸ر	رحمت اللغات عہ
[illegible]	ضرب البحر ۴ر	عمدہ لغات تراجمہ	جمال القرآن ۳ر	تیسیر المنطق ۳ر	[illegible] (عربی)
[illegible]	ضرب التعمیل ۱۲ر	[illegible]	کتاب النحو جدید ۸ر	کتاب الصرف جدید	رموز الاجداد
[illegible] قیمت عہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جدید انگلش ٹیچر	[illegible]

ملنے کا پتہ [illegible]

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ
دہلی
DELHI

مرقاۃ القرآن
یعنی عربی کی پہلی کتاب مؤلفہ مولوی محمد عبداللہ صاحب ایم۔ اے۔ انگریزی و عربی زبان سیکھنے کے لئے فاضل مؤلف نے کتاب ہذا چالیس سبقوں میں مرتب کی ہے۔ ہر سبق کے تمام فقرات صرف قرآن شریف سے ہی لئے گئے ہیں۔ کتاب ہذا پڑھنے کے بعد مبتدی قرآن مجید کا ترجمہ بھی بخوبی پڑھ سکتا ہے۔ قیمت ۶؍

کلید مرقاۃ القرآن
یہ مرقاۃ القرآن کا خلاصہ ہے۔ جس سے طالب علم کو مدد مل سکتی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی خاص استاد کی ضرورت نہیں۔ قیمت ۸؍
معلم خوشنویسی۔ فن خوشخطی کے متعلق۔ قیمت ۸؍

مفتاح القرآن
قرآن مجید کی آیات و الفاظ کی تلاش کے لئے بہت وقت ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی تکلیف کے حل کے لئے مفتاح القرآن بے نظیر کتاب ہے۔ اس میں ہر ایک لفظ قرآن مجید میں جن جن آیات میں آیا ہے بحوالہ سیپارہ و رکوع مندرج ہے جو بہت آسانی سے تلاش کیا جاسکتا ہے۔ قرآن مجید کے عام شائقین، مناظروں اور مبلغوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ قیمت ۴؍

المرقات فی احکام الصلوٰۃ
نماز کے تمام مسائل و معانی مع ترجمہ تحریر کی گئی ہیں۔ اصل قیمت ۶؍ ۔ رعایتی ۴؍

کشف الملہم
یعنی مقدمہ صحیح مسلم کا اردو ترجمہ جو اردو خوان ناظرین کے لئے بے حد مفید اور دلچسپ ہے۔ قیمت ۸؍

تحقیق جلیل
ترجمہ اسرار التنزیل۔ مصنفہ امام فخرالدین رازی رحمہ اللہ۔ کتاب ہذا میں تین مقالے ہیں۔ پہلے مقالہ میں فضیلت علم۔ توریت زبور، انجیل، قرآن مجید، حدیث شریف اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کی ہے۔ دوسرے مقالہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارہ مختلف دلائل دے کر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔ تیسرے مقالہ میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں۔ ہر ہر اعضاء کی پیدائش و فوائد پر مفصل دلائل دیئے ہیں۔ قیمت ۹؍

ثنائی برقی پریس امرتسر
میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، خوشنما، اعلیٰ، رنگدار و سادہ اور ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط اور لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کر کے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت کرنے کا پتہ:۔

منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

تفسیر بالرائے
(مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری)

اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی کیونکہ اردو میں کئی ایک ایسی تفسیریں شائع ہوئی ہیں۔ جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں مثلاً بیان للناس امرتسری۔ بیان القرآن لاہوری، چکڑالوی، مرزائی، شیعہ، ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اہم اغلاط ظاہر کر کے اصلاح کی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲؍ محصول ڈاک ۲؍

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

رحمۃ اللعالمین۔ رسول کریم کی سیرت طیبہ۔ جلد اول ۱؍ ۔ جلد دوم ۱۲؍ ۔ جلد سوم ۱۲؍

تفسیر واضح البیان
اردو۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی

کہنے کو تو یہ سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر [illegible] تفسیر [illegible] کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ قیمت فی جلد [illegible]

پتہ منیجر دفتر [illegible]

بہار شباب
یہ کتاب دہلی کے شاہی خاندان حکیم وحیدالزمان حضرت مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب کے [illegible] حکیم [illegible] خان صاحب کی تصنیف ضیاء الابصار کا ترجمہ ہے۔ بازاری کتابیں جو عام مصنف ادھر ادھر کی لایعنی باتیں جوڑ کر لکھتے ہیں اس کتاب کو ان سے کوئی نسبت نہیں کیونکہ یہ ایک ماہر فن طب کی تصنیف ہے۔ جس میں ان کی مجربات اور طبی اصول بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے صحت ہمیشہ درست، اولاد خوبصورت اور مضبوط پیدا ہوتی ہے۔ مقوی ادویات کے نسخے جو حکیم صاحب ممدوح کے خاندان میں سینہ بسینہ چلے آتے تھے اور جن کی بدولت آج چند دستانی دواخانے [illegible] ترقی کر رہے ہیں حکیم صاحب ممدوح نے اس کتاب میں [illegible] کر دیئے ہیں۔ قیمت [illegible]

[illegible] بازار [illegible]

ahmadiyyamuslim.de